جو سعدیؔ و جامیؔ نے بصد ناز پیا تھا
مجھ کو بھی میسر ہو وہ صہبائے مدینہ

صہبائے مدینہ

(نعتیہ مجموعہ)

ماہرؔ نرملی

نام کتاب	:	صہبائے مدینہ
نام شاعر	:	ماہر نرملی 9912788473
صفحات	:	212
سال اشاعت	:	ڈسمبر 2016ء
کمپیوٹر کتابت وطباعت	:	الاکرم گرافکس، سعید آباد، حیدرآباد۔
		فون: 9849629484 - 7386460630
قیمت	:	250/- روپے

ملنے کے پتے

- ☆ جامعۃ المومنات للبنات محلہ گاجل پیٹھ، ضلع نرمل۔ 504106
- ☆ مولانا امتیاز احمد خان مفتاحی ماہر نقشبندی نرملی۔ 9912788473
- ☆ واحد نظام آبادی۔ 9492564300

یہ کتاب تلنگانہ اسٹیٹ اردو اکیڈیمی کے جزوی مالی تعاون سے شائع ہوئی ہے۔

انتساب

میں اپنے اس دوسرے شعری مجموعہ ''صہبائے مدینہ'' کا انتساب بارگاہ سرکار دو عالم ﷺ اور آپ کی آل و اولاد اور نعت گو شاعر حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ کی ذات کے نام کرتے ہوئے مسرت محسوس کرتا ہوں اور اس نعتیہ کلام کو اپنے لئے ذخیرۂ آخرت سمجھتا ہوں۔

* والد ماجد جناب رضا علی خان صاحب مرحوم (حنفی، سنی) کے نام
* بقید حیات والدہ محترمہ کے نام
* اہلیہ محترمہ کے نام
* کمسن لڑکوں انس، یونس، مونس اور لڑکی صبا کے نام۔
* تمام عاشقین نبی محمد ﷺ کے نام۔

فہرست

OOOOO

ماہر نرملی

احوالِ واقعی

نعتیہ شاعری کی جب بات چھڑتی ہے تو ''باخدا دیوانہ باش و با محمد ہوشیار'' والے طرز کو اپنانا ضروری ہوتا ہے ورنہ غیر شعوری طور پر اعمال ضائع ہو جاتے ہیں بلکہ نعتیہ شاعری نہایت نزاکت والی صنفِ سخن ہوتی ہے جس میں قدم قدم پر احتیاط کا دامن تھامنا ناگزیر ہو جاتا ہے۔ الحمد للہ راقم الحروف کو یہی سبق اپنے اسلاف سے ملا ہے اس لئے میں نے اپنی نعتیہ شاعری میں اس وصف کو اپنانے کی حتی المقدور کوشش کی ہے اور میرے اس دوسرے نعتیہ مجموعہ ''صہبائے مدینہ'' میں قارئین کو میرا یہ صالح اندازِ سخن واضح طور پر نظر آئے گا۔

یوں تو میں نے اپنے زمانہ طالب علمی ہی میں مشقِ سخن شروع کر دی تھی مگر اس راہ میں قدرے تیز گامی کی جرأت میں نے 2003ء سے کی ہے اور اُسی وقت سے باضابطہ لکھتا رہا اور اس راہ میں اپنے اساتذہ حضرت یوسف نرملی اور عالی جناب محترم عسکر نرملی صاحب سے روشنی حاصل کرتا رہا پھر 2015ء میں میرا پہلا نعتیہ مجموعہ'' سوئے حرم وفضائے مدینہ'' سرزمین دیوبند کے ایک معتبر شاعر جناب عبداللہ راہی کے زیر اہتمام عظیم بکڈپو دیوبند سے شائع ہوا تھا۔ اس طرح یہ سلسلہ آگے بڑھا۔ بعدازاں سرزمین نظام آباد کے ایک نوجوان شاعر و ادیب، ناقد اور عروض داں جناب واحد نظام آبادی سے ربط ہوا تو گویا میرے لئے بابِ سخن کی کلید ہاتھ آ گئی اور مجھے ان کی صحبت و معیت کے نتیجہ میں شاعری کے محاسن اور معائب کا علم ہوا۔ انہوں نے مجھے اپنے حلقۂ تلامذہ میں شامل فرما کر حد درجہ شفقت کا مظاہرہ کرتے ہوئے نکاتِ سخن کی آگہی بخشی

اور اصلاح سخن کے ذریعہ میرے کلام کو اعتباری شان عطا کرنے میں اہم کردار ادا کیا اور اب یہ دوسرا مجموعۂ کلام انہیں کے زیر اہتمام شائع ہو رہا ہے جس کی اشاعت میں تلنگانہ اسٹیٹ اُردو اکیڈیمی کا جزوی تعاون شامل ہے جس کے لئے میں اُردو اکیڈیمی اور بالخصوص پروفیسر ایس اے شکور (ڈائرکٹر سکریٹری اُردو اکیڈمی) کا بھی ممنون ہوں اسی طرح میں اپنے تمام بہی خواہوں، چاہنے والوں اور دوست احباب کا بھی شکر گزار ہوں جن کی محبتیں مجھے ادبی و شعری دوڑ دھوپ میں آگے بڑھانے میں اہم کردار ادا کرتی ہیں۔

ذی شعور احباب یہ بات جانتے ہیں کہ ادبی و علمی اور شعری اعتبار سے اہم کارناموں کو انجام دینے کے لئے گھریلو ماحول کا سازگار ہونا ضروری ہوتا ہے ورنہ عدم یکسوئی کی بنا پر ادبی و علمی اور شعری کام انجام نہیں دیئے جاسکتے اس لئے میں دینی مزاج کی حامل، نیک خصلت اور وفا شعار اپنی اہلیہ محترمہ کا بھی دل کی عمیق گہرائیوں سے شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے گھریلو ماحول کو میرے علمی وادبی اور شعری امور کے لئے سازگار بنا رکھا۔ میں اس موقع پر اپنے کمسن فرزندان انس احمد خان، یونس احمد خان، مونس احمد خان، اور صاحبزادی صبا سلطانہ کے لئے دست بہ دعا ہوں کہ خدائے پاک انہیں دونوں جہانوں کی سرخروئی عطا کرے۔

آخر میں اس بات کی وضاحت بھی ضروری معلوم ہوتی ہے کہ میں ابھی طفل مکتب ہوں اور شاہ راہِ سخن پر دھیرے دھیرے چلنے کی کوشش کر رہا ہوں۔ خدائے تعالیٰ کے فضل و کرم اور اساتذہ کے فیضانِ نظر کی بنا پر اس راہ میں تیز گامی ضرور آئے گی تاہم زیر نظر شعری مجموعہ میں بشریت کی بنا پر کوئی سقم یا عیب نظر آئے تو مثبت انداز میں مطلع کیجئے اور اگر کوئی خوبی نظر آئے تو اُسے خدائے تعالیٰ کی دین اور اساتذہ کا فیضِ صحبت سمجھئے ورنہ مجھے دعوائے سخن مقصود نہیں ہے۔ میرا یہ خیال بھی ہے کہ جہاں کہیں کوئی خوبی

نظر آئے تو اس کی تعریف کرنا بھی ادبی دیانت داری کا تقاضا ہے۔اس موقع پر ایک بات کا ذکر مناسب معلوم ہوتا ہے کہ میں نے عروض وفن کی جن کتابوں کا مطالعہ کیا ہے ان میں ڈاکٹر معید جاوید اور محترم واحد نظام آبادی ایم۔اے، ایم فل کے اشتراک سے شائع شدہ ایک اہم کتاب ہے جس کا نام "معائب سخن و ہدایت نامۂ شاعری" ہے۔ اس میں تقریباً تمام معائبِ سخن کا ذکر ملتا ہے جس میں سے ایک متروکات کا استعمال بھی ہے۔اس بارے میں بعض شعراء کے خیالات ممکن ہے کہ الگ ہوں مگر مجھے مطلب نہیں ہے ۔غرض میں نے بھی حتی الامکان معائب سخن کے ساتھ ساتھ بالخصوص متروکات کے استعمال سے بھی بچنے کی کوشش کی ہے اس طرح زبان وبیان کی اصلاح کی طرف توجہ دینے کی کوشش کی ہے بہر حال مجھے اپنے قارئین سے اچھی امیدیں وابستہ ہیں۔خدائے تعالیٰ سب کو شاداں وفرحاں رکھے۔

ماہرؔ نرملی

17-11-2016

ممتاز شاعر و ناقد و عروض داں جناب واحدؔ نظام آبادی ایم اے، ایم فل

ماہرؔ نرملی کا شعری سفر

اردو شعر و ادب کے فروغ کے لئے صوفیا کرام، علماء عظام اور دینی کام کرنے والوں کا بھی خصوصی رول اور اہم کردار رہا ہے جس سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ چنانچہ قدیم تاریخ کو ملاحظہ کرنے سے پتہ چلتا ہے کہ صوفیاء کرام نے دین حنیف کی تبلیغ و ترسیل کے لئے نظم اور نثر ہر دو اصناف کا سہارا لیا ہے اور نثر و نظم میں کتابیں تحریر کی ہیں جو تعلق مع اللہ بڑھانے اور تصوف و طریقت کے اسرار و رموز کی تفہیم کے لئے نہایت کارگر اور مفید و معاون ثابت ہوئیں۔ اس سلسلہ میں مولانا جلال الدین رومیؔ، شیخ سعدیؔ، علامہ جامیؔ اور حضرت جنید بغدادی، پیرانِ پیر حضرت شیخ سیدنا عبدالقادر جیلانی، حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری اور حضرت نظام الدین اولیاء، امیر خسروؔ، حضرت نصیر الدین چراغ دہلوی اور حضرت بندہ نواز گیسو دراز اور اس کے بعد متعدد اہل اللہ و اہل طریقت کے نام لئے جا سکتے ہیں جنہوں نے عوام الناس کو اپنے روحانی مشن سے جوڑنے کے لئے عوامی زبان میں شاعری کی اور نثر کی بھی نمائندگی کی اور یہ سلسلہ آج تک بحمد اللہ جاری و ساری ہے۔ اس لئے اردو شعر و ادب کے فروغ کے لئے صوفیاء کرام اور علماء عظام کی کوششوں سے صرفِ نظر نہیں کیا جا سکتا۔

یہ بڑی خوشی کی بات ہے کہ ماہرؔ نرملی کو مدارس اسلامیہ میں درسِ نظامی کی تکمیل اور دینی و مذہبی علوم کے حصول کے مراحل ہی میں ایسے اساتذہ اور ماہرین علوم کی صحبتیں میسر آئیں نیز حالاتِ زمانہ نے انہیں بہت کچھ سکھا دیا جس کی بنا پر موزوئی طبع کی پونجی ان کے ہاتھ لگی اور چند ایک واقعات سے غیر معمولی تاثر لیتے ہوئے خود انہوں نے بھی

اساتذۂ سخن اور نعت گو مشاق و کہنہ مشق علماء کی زمینوں میں طبع آزمائی کی۔ جس میں کہنہ مشقی اور مہارت کی بنا پر انہیں خاصا عبور حاصل ہو گیا اور آج دس بارہ سال کی محنتوں کے بعد وہ ایک خوش فکر اور کامل باخبری کے ساتھ شاعری کرنے والے نعت گو شاعر ٹھہرے۔

نعتیہ شاعری کی جہاں تک بات ہے تو اہل نظر جانتے ہیں کہ اس راہ میں حد درجہ احتیاط کی ضرورت ہوتی ہے ورنہ ''ایمان'' کے لئے مسائل کھڑے ہو جاتے ہیں اور اعمال حبط ہو جاتے ہیں جبکہ احساس بھی نہیں ہوتا اسی لئے امیرؔ مینائی نے بہت خوب کہا ہے۔

کچھ رہے یا نہ رہے پر یہ تمنا ہے امیرؔ
آخری وقت سلامت مرا ایمان رہے

ماہرؔ نرملی چوں کہ عالم و فاضل اور اسلامیات کے ماہر ہیں اسی لئے انہوں نے حد درجہ احتیاط کا مظاہرہ کرتے ہوئے اپنی نعتیہ شاعری میں قرآن و حدیث کے مضامین کو نہایت آداب کے ساتھ باندھا ہے اور اس سلسلہ میں فن کاری اور اپنی اعلیٰ سخن ورانہ صلاحیتوں کا خوب مظاہرہ کیا ہے اور سب سے اہم بات یہ ہے کہ ماہر نرملی نے اپنی شاعری میں حد درجہ ثقیل الفاظ اور مشکل تراکیب سے یکسر گریز کیا ہے اور اظہارِ مطالب کے لئے سادہ و سلیس زبان اور عام فہم لب و لہجہ اختیار کیا ہے جیسے۔

دین ہے سرکار کے قدموں میں گر جانے کا نام
کفر کیا ہے؟ زندگی میں ٹھوکریں کھانے کا نام

نبیؐ کی چشم عنایت انہیں پہ ہوتی ہے
محبتوں کے دئے جو جلائے جاتے ہیں

جب بھی ہم ان کے ہو گئے ماہرؔ
کامیابی ہمیشہ پائے ہیں

کبھی جب آپ کی یادوں سے دِل غفلت میں ہوتا ہے
قسم اللہ کی کچھ ہم سکوں پایا نہیں کرتے

ادب اپنے دور کا ترجمان ہوتا ہے اور ظاہر ہے کہ آج کا ادب اس بات کا متقاضی ہے کہ عام فہم لب ولہجہ میں اہم بات کہہ دی جائے۔ پیچیدہ اسلوب، تعقید زدہ طرزِ بیاں اور مشکل پیرایہ اختیار کرنا آج کے دور کے تقاضے نہیں بلکہ وہ شاعری کی جائے جو دل سے نکلے اور دل پر اثر کر جائے اور سامع کے دل کے تاروں کو چھیڑ دے اور بہر طور اسے متاثر کر جائے اور اس ہنر میں ماؔہر نرملی کافی ماہر نظر آتے ہیں جو روانی، آمد اور اپنی فطری شاعری کے ذریعہ نفوس نہیں بلکہ قلوب کی تسخیر کی مہم میں حد درجہ کوشاں نظر آتے ہیں جو خوش آئند بات ہے۔

نعتیہ شاعری کے لئے سرکار ابد اقرار علیہ الصّلوٰۃ والتحیات کی ذاتِ مقدسہ سے عشق شرطِ اولیں ہے ورنہ ساری کوششیں ناکام اور سودائے خام قرار پاتی ہیں۔ ماؔہر نرملی کی شاعری کے مطالعہ سے مسرت کے ساتھ ساتھ بصیرت بھی ملتی ہے اور یہ احساس ہوتا ہے کہ انہوں نے اپنے گہرے شعور کو بروئے کار لاتے ہوئے عشقِ نبوی کے بحرِ بے کراں کے غواص بن کر بھی باخبری کے ساتھ شاعری کی ہے اور شاہِ اممؐ کی محبت میں ڈوب کر نعتیں کہی ہیں جن کے ملاحظہ کرنے سے ایک کیفیت بندھ جاتی ہے جس کا اظہار درج ذیل اشعار کے ذریعہ ہوتا ہے ۔

نعت کہنا اور سننا ہے عبادت اصل میں
نعت کیا ہے عشقِ شاہِ دیں کو گرمانے کا نام

وہ قیمتی ہیں بہت لعل اور گوہر سے
جو اشک یادِ نبی میں بہائے جاتے ہیں

مجبورئ مدینہ ظاہر ہے تجھ سے ماہرؔ
غمازِ دردِ دل ہے اشکوں کی جو لڑی ہے
اشک آنکھوں کے پیہ رکتے ہی نہیں اے ماہرؔ
جب مجھے سیدِ ابرارؐ کی یاد آتی ہے

محولہ بالا اشعار سے ماہرؔ زلمی کے دردِ دل اور سوزِ دروں کا بھرپور اظہار ہوتا ہے اور ان سے پتہ چلتا ہے کہ شاعر ماہرؔ زلمی کے بحرِ عشق کی موجوں میں حد درجہ اضطراب پایا جاتا ہے جو سرکارِ دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم سے ان کی محبت کا مظہر ہے۔ ظاہر ہے کہ ایک نعت، ایک شعر یا کم از کم ایک مصرع بھی اگر بارگاہِ ایزدی میں شرفِ قبولیت پا جائے تو نجات کے لئے کافی ہے۔

جیسا کہ قبل ازیں عرض کیا گیا کہ ماہرؔ زلمی چوں کہ حافظ اور عالمِ دین ہیں اس لئے اسلامیات پر ان کی گہری نظر ہے اس طرح قرآن وحدیث کے مضامین پر ان کی گرفت مضبوط ہے اسی لئے درج ذیل اشعار سے ان کی یہ صفت ظاہر ہوتی ہے۔

سب سے پہلے کئے گئے پیدا
سب سے آخر مگر وہ آئے ہیں
اذنِ سرکار کو پاکر جو کہا کرتے تھے
مجھے حسانؓ کے اشعار کی یاد آتی ہے
شبِ ہجرت کی دور اندیشیاں تڑپاسی دیتی ہیں
علیؓ سوئے تھے جس پر اُنؐ کا بستر یاد آتا ہے
حفاظت تھی خدا کی جو وہاں مکڑی کے جالے تھے
جو ڈالے غار پر انڈے کبوتر یاد آتا ہے

جو تاجِ رفعنا حق نے انہیں بخشا ہے اس سے پتہ یہ چلا
خود رب نے کہا ہے ہم ان کے رتبہ کو بڑھانے والے ہیں
جیسے صحابہ میں تھی ضیافت ایسا جذبہ آج کہاں
فاقہ میں مہماں کو کھلانا سب کے بس کی بات نہیں
اک سمت دودھ پیتے اوروں کا حق نہ لیتے
انصاف کا کچھ ایسے ہم نے شعار دیکھا
اویسِ قرن کا رونا تڑپنا عشقِ احمد میں
وہی دندان کا رہ رہ کے قصہ یاد آتا ہے

اس طرح متعدد اشعار اس شعری مجموعے میں پڑھنے کو ملتے ہیں جن سے پتہ چلتا ہے کہ ماہر زلی نعتیہ شاعری کے لئے نہایت بیدار مغزی اور ہنر مندی سے کام لیتے ہیں اور اشعار میں تلمیحات کا استعمال بہتر طور پر کرنا وہ جانتے ہیں چوں کہ نعتیہ شاعری کے لئے قرآن وحدیث کے مضامین سے کما حقہ، آگاہی ضروری ہوتی ہے تبھی شاعر مقام ومرتبہ کی درستی کے ساتھ شایانِ شان الفاظ وتراکیب اور مضامین کو باندھ سکتا ہے جس کا لطف ہی کچھ اور ہوتا ہے۔ شعر وادب میں محاورات، ضرب الامثال اور کہاوتوں کی اہمیت مسلمہ ہے اور ان کے اپنے اصول وقواعد ہیں۔ شاعری میں محاورات کا استعمال اور وہ بھی درست استعمال نہایت مشاقی اور کہنہ مشقی کا متقاضی ہوتا ہے اور محاورات کے خوبصورت استعمال سے شعر کی خوبصورتی بڑھ جاتی ہے۔ ماہر زلی نے بھی درست محاورہ بندی کے ذریعہ اپنی شاعری میں خوبصورتی کے عناصر میں اضافہ کیا ہے اور نہایت فن کاری سے محاورات کا استعمال کیا ہے جیسے۔

محاورہ : روح معطر ہونا ۔ شعر ۔

ہماری روح معطر سی ہوتی جاتی ہے
کہ شاہِ طیبہ تصور میں آئے جاتے ہیں

محاورہ: تقدیر سنورنا ۔ شعر ۔

یہ آپؐ کی نعتیں تو سرمایۂ عقبیٰ ہیں
تقدیر سنورتی ہے اشعارِ محمدؐ سے

محاورہ: ہاتھ آنا ۔ شعر ۔

حمد لکھنا ہے مرا شغل یا نعتیں لکھنا
طبعِ موزوں کی جو دولت مرے ہاتھ آئی ہے

محاورہ : مقدر مسکرانا ۔ شعر ۔

پڑھوں میں نعت تو میرا مقدر مسکراتا ہے
مرے الفاظ کا ہر ایک دفتر مسکراتا ہے

محولہ بالا مثالیں مشتے نمونہ از خروارے کے طور پر ہیں ورنہ ان کی نعتوں میں ایسے بہت سے محاورات ملتے ہیں جن کا استعمال نہایت فن کاری سے کیا گیا ہے ۔ اردو شاعری میں محاورات کا استعمال ایک دلچسپ موضوع ہے جس پر تحقیقی مقالے لکھے جاسکتے ہیں ۔

یوں تو ماہر نرملی کی تخلیقی صلاحیت اور سخن ورانہ قابلیت کا اندازہ "صہبائے مدینہ" کے بالاستیعاب مطالعہ کے بعد ہی ہوگا مگر ان کے کلام میں کئی ایسے اشعار بھی ملتے ہیں جو ماہر نرملی کی شاعرانہ شناخت کے استحکام کے لئے کافی ہیں جیسے ۔

اے خدا عشقِ نبیؐ دل میں بسائے رکھنا
یہ دِیا دل میں ہر اک وقت جلائے رکھنا

پوچھتا ہے جو کوئی آپؐ کے بارے میں کبھی
پڑھ کے قرآن کی آیات سنا دیتے ہیں
آپؐ کے جیسا خدا نے جب بنایا ہی نہیں
پھر کہاں سے لائے گی دنیا مثالِ مصطفیٰؐ
میرے آقاؐ کی محبت ہو ہر اک سے بڑھ کر
تب ہے کامل مرا ایمان رسولِ عربیؐ

اپنے ظاہر میں کچھ بھی نہیں بالیقیں، اپنے باطن میں کچھ بھی نہیں بالیقیں
اک فقط ان کی نسبت ہی کام آ گئی، اور اسی سے ہی ہم قیمتی ہو گئے

اس نوع کے بہت سے اشعار ماہر نزلی کے کلام میں ملتے ہیں جن سے تخلیقی شان، سخن ورانہ آن بان، آمد، روانی، سہل ممتنع طرز اور استاذانہ جلالت کا اظہار ہوتا ہے۔ جو نہایت خوش آئند بات ہے۔ خدا کرے کہ وہ اسی طرح محنت کریں تا کہ ان کی شعری اٹھان نہ صرف باقی رہے بلکہ ہر آن بڑھتی رہے۔

بلاشبہ شہر نزل کی سرزمین علم و ادب کے لئے زرخیز رہی ہے اور یہاں باکمال شخصیتیں نہ صرف پیدا ہوئیں بلکہ بحمد اللہ موجود ہیں مگر یہ بھی حقیقت ہے کہ موجودہ ادبی منظر نامہ شعر و ادب کی صحت مند روایات کے فروغ کے لئے قدرے مایوسی اور افسردگی کی فضاء پیش کرتا ہے جس کے لئے شعر و ادب سے وابستہ افراد ذمہ دار قرار پاتے ہیں۔ صورتحال یہ ہے کہ آج تقریباً ہر شاعر خود کو استاذِ سخن اور ہر ادیب اپنے آپ کو ماہر فن سمجھ بیٹھا ہے جبکہ یہ خام خیال، ناکام کوشش اور حقائق سے چشم پوشی ہے جو کسی کو بھی زیب نہیں دیتی اسی طرح شعری دنیا میں گروپ ازم کی وبا آئے دن بڑھتی جا رہی ہے۔ ادبی و شعری طور پر معاصرانہ چشمکیں تو قدیم زمانہ سے جاری ہیں جن کا تذکرہ ادبی تواریخ میں ملتا ہے مگر ذاتیات سے الجھنا اہلِ ادب کے لئے نہایت بے ادبی کی

بات ہے اور پھر حقیقت میں جسے فن کا ماہر کہا جائے آج کے دور میں شاید و باید ہی کہیں نظر آئے۔ یا پھر خال خال ہی ایسے افراد کہیں کہیں دکھائی دیتے ہیں۔ آج ماحول میں جنہیں ''اساتذۂ سخن'' سمجھا جاتا ہے اگر عروضی اصول کی روشنی میں ان کے کلام کو پرکھا جائے تو بات حقیقت سے دور نظر آتی ہے۔ ان کے دعوؤں کی حقیقت سامنے آجاتی ہے اور ساری قلعی کھل جاتی ہے اسی طرح تلامذہ کی کثرتِ تعداد پر خوش ہونے والے ''اساتذہ'' کی تلامذہ کے کلام پر دی گئی اصلاحوں کو اگر عروضی وفنی عینک لگا کر ملاحظہ کیا جائے تو نہایت مایوسی ہوتی ہے اور بے شمار اسقام ان میں نظر آتے ہیں اسی لئے حضرت عدیلؔ نے بجا کہا ہے۔

سمجھا سکے گا ہم کو وہ کیا خاک نیک و بد
او خویشتن گم است کرا رہبری کند

سطورِ بالا میں پیش کردہ باتیں کسی ایک فرد کے ساتھ خاص نہیں بلکہ یہ وہ باتیں ہیں جو آج ادبی دنیا میں عام ہوتی جارہی ہیں اور ان تمام باتوں کو پیش کرنے سے میرا مقصد یہ ہے کہ ایسے ناسازگار ماحول میں بھی ماہرؔ زرلی نے شعروادب کے لئے اپنے جس ذوق وشوق کا مظاہرہ کیا ہے وہ حد درجہ قابل قدر اور لائق ستائش ہے اور پھر ایک عالم وفاضل ہونے کے اعتبار سے اکابر علماء سے انہیں جو تعلق خاطر ہے وہ مثالی ہے جن کی زمینوں میں انہوں نے نعتیں کہی ہیں اور خوب کہی ہیں اسی طرح نامور شعراء کی زمینوں میں بھی نعتیں کہہ کر ماہرؔ زرلی نے اپنی سخن ورانہ صلاحیتوں کا لوہا منوایا ہے۔

میں ماہرؔ زرلی کو ان کے دوسرے نعتیہ مجموعے ''صہبائے مدینہ'' کی اشاعت پر دل کی گہرائیوں سے مبارکباد دیتا ہوں اور یہ امید کرتا ہوں کہ ان کا شعری سفر اسی طرح خوشگوار انداز میں جاری رہے گا اور وہ ہمیشہ خوب سے خوب تر کی تلاش میں رہ کر ناموری اور شعروسخن کے باب میں معیار و وقار حاصل کریں گے۔

مناجات

جو صحابہ میں تھا ایماں مرے مولا دے دے
نیک جذبے کا گلستاں مرے مولا دے دے

میں بھی اک نعت لکھوں کاش کوئی اُن جیسی
کچھ وہ پیرایۂ حساں مرے مولا دے دے

میں بھی طیبہ کو چلا جاؤں بصد شوق کبھی
دل میں ہے اِذن کا ارماں مرے مولا دے دے

چاہے وہ جان ہو یا مال لٹاؤں میں بھی
مجھ کو صدیق سا ایقاں مرے مولا دے دے

کس کو پورا ملا پورا نہ سہی کچھ تو سہی
دے دے سرکار کا عرفاں مرے مولا دے دے

فکرِ دنیا سے ذرا دور کر اب ماہؔر کو
فکرِ عقبیٰ ہی کا ساماں مرے مولا دے دے

مناجات

اُلفت کا محبت کا طلب گار بنادے
مولا مجھے توحید کا میخوار بنادے

قرآں کی تلاوت سے ہو معمور ہر اک پل
گھر میرا خدا نور کا گلزار بنادے

ہر چیز لٹا دیں ترے ہر حکم پہ ہم بھی
اصحابِ نبی سا ہمیں انصار بنادے

سرکار کی سُنّت سے ہو الفت ہمیں مولا!
اس طرح کا تو غازیٔ کردار بنادے

اعمال کی توفیق دے ایسی ہمیں یارب
اس بزم کے افراد کو ابرار بنادے

گفتار کا غازی ہو ، رہِ حق کا مجاہد
ماؔہر کو خدا صاحبِ کردار بنادے

مناجات

کچھ سنانا ہے کچھ ہیں سنائے ہوئے
زخمِ دل آج ہیں لے کے آئے ہوئے

اک تبسم بھی ہم کو میسر نہیں
مدتیں ہوگئیں مسکرائے ہوئے

پھر سے توقیر ہم کو عطا کیجئے
ہم ہیں مدت سے ذلت اٹھائے ہوئے

جبر کے سلسلے ہوگئے ہیں دراز
ہم ہیں دنیا میں ہر پل ستائے ہوئے

حال کیسا ہے امت کا ، لیجئے خبر
غیر بیٹھے نشانہ لگائے ہوئے

در پہ ماؔہر کو دربان رکھ لیجئے
دیر سے آس یہ ہے لگائے ہوئے

مناجات

دربار میں تیرے میں آیا ہوں پشیمانہ خالی تری الفت سے ہے یہ دل ویرانہ
یادوں میں تری کھوکر ہوجاؤں میں دیوانہ ہو شغل مرا دیں کی باتوں کو ہی بتلاتا
یارب تری خدمت میں منظور ہو نذرانہ
دنیا ہی سے ہوجاؤں اے کاش میں بیگانہ

غفلت کی سیاہی سے گھٹتا ہے مرا اب دم جب سے تری یادوں کو میں نے جو کیا ہے کم
اور خوف وخشیت سے آنکھیں ہیں مری اب نم احساس ندامت سے سر ہوگیا میرا خم
معروف ہو یہ میرا چھوٹا سا ہی نذرانہ
منظوم یہ نذرانہ ، منظوم یہ شکرانہ

رحمت کا کرم کا ہی ہر دم ترا سایہ ہے ایمان کے دم سے ہی دنیا میں اجالا ہے
ظلمت کی گھٹاؤں سے تو نے ہی نکالا ہے ہم کو تو رہ حق پر تو نے ہی تو ڈالا ہے
قدرت سے خدا کا ہے ہر حکم حکیمانہ
ہر وقت تری ہم پر ہے چشمِ کریمانہ

مقبول مجھے کردے، منصور مجھے کردے بس یاد میں اپنی ہی مسرور مجھے کردے
دیدارِ حرم سے ہی مخمور مجھے کردے صرف اپنی محبت میں محصور مجھے کردے
چھلکے نہ کہیں یارب کچھ صبر کا پیمانہ
گھر تیرا بنے ہر دم میرے لئے میخانہ

افسوس کہ دنیا کا میں ہوگیا گرویدہ　　یہ سوچ کے اکثر میں ہوجاتا ہوں رنجیدہ
اس فکر میں ذہن ودل ہوجاتے ہیں سنجیدہ　　دل اپنا شکستہ ہے، آنکھیں بھی ہیں دزدیدہ

انداز اگر دینا تو دینا ظریفانہ
چھلکے نہ کبھی مولیٰ ! آنکھوں کا یہ پیمانہ

بیمار ہیں جو جگ میں ان سب کو شفا دیدے　　ظلمت کے جو مارے ہیں ان کو بھی ضیا دیدے
تو فضل وکرم سے ہی رحمت کی ردا دیدے　　جو بھائے تجھے ہر دم مجھ کو وہ ادا دیدے

آباد ترا ساقی ہے آج بھی میخانہ
مدہوش رہوں ہر دم انداز ہو فرزانہ

ہیں خشک مری آنکھیں رونا ہی نہیں آتا　　جو بات ہے دل کی وہ کہنا ہی نہیں آتا
احکامِ شریعت پر چلنا ہی نہیں آتا　　حکموں پہ ترے مٹنا، کٹنا ہی نہیں آتا

مجھ کو بھی عطا ہو وہ اندازِ فقیرانہ
منصور سا ہو جاؤں میں بھی ترا دیوانہ

اشعار میں پڑھتا ہوں یہ حمد یہ مستانہ　　توحید کا ہوجاؤں اے کاش میں پروانہ
ہولب پہ مرے تیری رحمت ہی کا نذرانہ　　ہو میرے لئے آساں اِس سر کو بھی کٹوانا

توفیق سے تیری ہی لکھا ہے یہ نذرانہ
کرتا ہے ادا ماہؔر بس سجدۂ شکرانہ

OOOOO

مناجات

مجھ کو اپنے گھر بلایا ، میں تو اس قابل نہ تھا
فضل ہے یہ تو خدا کا ، میں تو اس قابل نہ تھا

جب خیال آیا مجھے مکہ مدینہ کا تو پھر
خود کو تیرے گھر میں پایا، میں تو اس قابل نہ تھا

سامنے کعبہ ہے میرے، خوش نصیبی ہے مری
مجھ پہ رحمت کا ہے سایا، میں تو اس قابل نہ تھا

یہ کرم تیرا ، عنایت تیری ، تیرا فضل ہے
مجھ کو اپنے گھر بلایا ،میں تو اس قابل نہ تھا

چشمِ نم لے کر کیا میں نے ترے گھر کا طواف
یہ ہے سارا فضل تیرا ،میں تو اس قابل نہ تھا

ان لبوں کو پیاس کا احساس جب ہونے لگا
پھر مجھے زمزم پلایا ،میں تو اس قابل نہ تھا

اے خدا میری حقیقت تجھ سے پوشیدہ نہیں
یاد میں اپنی لگایا ، میں تو اس قابل نہ تھا

درحقیقت میرا بچنا تھا گناہوں سے محال
تو گناہوں سے بچایا ، میں تو اس قابل نہ تھا

شرک وبدعت سے مجھے نفرت نہ ہو کیوں ہر گھڑی
جام وحدت کا پلایا ، میں تو اس قابل نہ تھا

سوچتا ہوں شکر تیرا میں ادا کیسے کروں
مصطفیٰ کا در دکھایا ، میں تو اس قابل نہ تھا

سبز گنبد چومتا ہوں میں نگاہوں سے بہت
میری قسمت کو سنوارا ، میں تو اس قابل نہ تھا

دولتِ طبعِ رواں ماہؔر کو دی تو نے خدا
حمد اور نعتیں لکھایا ، میں تو اس قابل نہ تھا

00000

مناجات

اپنے کاموں کا آغاز تیرے نام سے اے خدا کر رہا ہوں
میری ہر حال میں لاج رکھنا میں یہ دل سے دعا کر رہا ہوں

تیری توفیق ہی کی بدولت تیری حمد و ثنا کر رہا ہوں
بخش دے عاصیوں کو خدایا تجھ سے میں التجا کر رہا ہوں

مسلکوں میں نہ ہو اب تصادم بن کے شیر و شکر سب گذاریں
امن قائم ہو سارے جہاں میں ہر گھڑی التجا کر رہا ہوں

نام لیوا ترے جس قدر ہیں سب کی حاجات پوری ہوں یارب
سب کو سر سبز و شاداب کر دے چشمِ نم سے دعا کر رہا ہوں

جس قدر ہیں عزیز و اقارب اور جتنے ہیں استاذ میرے
شاد و آباد رکھ سب کو مولا ! ہر گھڑی یہ دعا کر رہا ہوں

دولت دین سب کو عطا کر سب کو کامل مسلماں بنا دے
سب کے حق میں دعا کر کے ماؔہر اپنا حق میں ادا کر رہا ہوں

مناجات

خدایا مجھے سیدھا رستہ دکھا دے
ہمیشہ اسی راستے پر چلادے

ہمارے دلوں کی کدورت مٹادے
سبھی کے دلوں کو مجلّیٰ بنادے

جو تیرے مقرب ہیں شامل کر ان میں
مری عمر ساری انہی میں لگا دے

مجھے نفس ہر وقت بہکارہا ہے
مجھے بندگی کا ذرا حوصلہ دے

ہمیں جس سے آئے مزہ زندگی کا
ہمیں زندگی کی کچھ ایسی ادا دے

ہمیں صحت و عافیت دے خدایا
جو بیمار ہیں اے خدا تو شفا دے

وہ دنیا ہو ، عقبیٰ ہو ، کوئی جہاں ہو
تو محبوب بندوں سے اپنے ملادے

تمنا یہی ہے تمنا یہی ہے
رضا دے خدایا تو اپنی رضا دے

وسیلے سے انؐ کے جو ہیں نیک بندے
تو بگڑے مرے کام سارے بنادے

برابر لکھوں نثر ہو نظم ، ہر دم
مرے ذہن کے سارے سوتے جگادے

مناجات ماہرؔ سے تونے لکھائی
خدایا تو مقبول اس کو بنادے

00000

مناجات

مجھے نیک فطرت بنا میرے مولیٰ
معاصی سے ہر دم بچا میرے مولیٰ

تو اسباقِ الفت سکھا میرے مولیٰ
مثالی نمونہ بنا میرے مولیٰ

برائی سے مجھ کو بچا میرے مولیٰ
کروں نیکیاں یوں بنا میرے مولیٰ

میں شرک و ریا سے رہوں دور ہر دم
مجھے جامِ وحدت پلا میرے مولیٰ

خدایا مدد تیری آئے گی کس دن
فلسطین کی ہے صدا میرے مولیٰ

مرے حق میں ہوں مدح اور ذم برابر
تیرے پاس ہو بس صلہ میرے مولیٰ

ترے گھر کے دیدار کی ہے تمنا
ہو مقبول میری دعا میرے مولیٰ

مجھے لطف آئے عبادت میں تیری
عطا کر عطا کر عطا میرے مولیٰ

میسر رضائے الٰہی ہو اس کو
کہ ماہؔر کی ہے یہ دُعا میرے مولیٰ

OOOOO

مناجات

علم و زر دے کے مجھے تو ہی تونگر کردے
میں ہوں قطرہ مرے اللہ سمندر کردے

قلب کو میرے بھی تو آج منور کردے
نیک بندے جو ہیں ان کا مجھے ہمسر کردے

نورِ قرآں سے خدا قلب منور کردے
خدمتِ دیں ہی فقط میرا مقدر کردے

تیرے محبوب ہیں بندے، ترے مقبول بھی ہیں
تیرے جو خاص ہیں ان کا مجھے یاور کردے

میرا ہر لمحہ تری یاد میں گزرے یارب
حضرتِ پیر سا مجھ کو بھی مظفر کردے

مانگتا ہوں یہ دعا آج خدا سے ماہرؔ
تو مجھے اپنی رضا دے کے قلندر کردے

مناجات

تری ابتدا ہے نہ انتہا ، تری شان جلّ جلالہٗ
تری ذات ہم سے ہے ماورا، تری شان جلّ جلالہٗ

میں ہوں بندہ تو ہے مرا خدا، تری شان جلّ جلالہٗ
ترا ذکر ہے مرا مشغلہ ، تری شان جلّ جلالہٗ

مرا ہر عمل ہو ترے لئے مری سانسوں میں ہو تری ثنا
مری آرزو ہے تری رضا ، تری شان جلّ جلالہٗ

ترے فضل تیرے کرم سے ہیں، ہیں جو کائنات میں رونقیں
ترے قبضہ میں ہے فنا بقا ، تری شان جلّ جلالہٗ

نہ خیال میں، نہ گمان میں، نہ تو آیا ہے، نہ تو آئے گا
تو ہے ماورا تو ہے ماوراء ، تری شان جلّ جلالہٗ

یہ جو ماؔہر آج قلم لئے لکھے جارہا ہے تری ثنا
مرے مولا یہ ہے تری عطا ، تری شان جلّ جلالہٗ

مناجات

گناہوں سے مولا ! مجھے تو بچادے
تو مجھ پر سے غفلت کے پردے ہٹادے

بتادے خدایا تو سارے بتادے
دُعا کے تو آداب مجھ کو سکھادے

کرم کردے یارب ، کرم کردے یارب
حرم کے وہ منظر مجھے بھی دکھادے

نمازیں پڑھوں میں بصد شوق یارب
حرم کی اذانیں مجھے بھی سنادے

وہ جنت کی کیاری کو میں بھی تو دیکھوں
حسیں سارے خضریٰ کے منظر دکھادے

مجھے موت آئے تو آئے وہیں پر
اسی سرزمیں میں مجھے بھی بسادے

تجھے یاد کرتا رہوں میں خدایا
تو غفلت سے ماہرؔ کو ہر دم بچادے

OOOOO

مُناجات

عبادتوں سے ریاضتوں سے ہمیشہ میں تیرا قرب پاؤں
مجھے یہ توفیق دے خدایا مناؤں میں تو تجھے مناؤں

ہے تو ہی ستار اور غفار ہے تو ہی قہار اور جبار
میں امن پاؤں ، امان پاؤں ، پناہ میں تیری ہردم آؤں

مجھے یہ توفیق دے الٰہی ترا ہر اک حکم ادا کروں میں
یہ مال ، اولاد ، جان سب کچھ ترے اشارے پہ میں لٹاؤں

جہاں کے سارے یہ رشتے ناطے حقیقت ان کی تو کچھ نہیں ہے
ہو میرا سرمایہ عشقِ احمد ، میں تیری یادوں سے دل سجاؤں

عبادتوں میں سکوں عطا ہو خشوع بھی ہو خضوع بھی ہو
خلوصِ دل ہو عبادتوں میں ، میں فکر دنیا سے دل ہٹاؤں

تری ثنا ہو بیان مجھ سے بساط ہی کیا مری خدایا
خودی کو ماؔہر اگر مٹاؤں تو چین پاؤں ، سکوں پاؤں

مُناجات

مرے دِل کو بھی دِل مولیٰ بنادے
فقط اس میں ہو تو ایسا بنادے

تری یادوں سے ہو آباد یہ دِل
حضوری والا دل میرا بنادے

ترے ہی دستِ قدرت میں ہے جب دِل
تو چاہے جیسا بس ویسا بنادے

بھلا کب تک رہوں غفلت میں آخر
مجھے بھی شیخ کے جیسا بنادے

حقیقت کچھ نہیں دُنیائے دوں کی
بنادے اپنا ہی شیدا بنادے

خیال غیر بھی اس میں نہ آئے
مرے دل کو تو کچھ "اتنا" بنادے

جہاں سب لوگ ہوں امن و اماں سے
تو یوں دنیا کا ہر خِطہ بنادے

نبی کی یاد کا چسکہ لگاکر
مجھے تو اپنا دیوانہ بنادے

رہوں میں پیکرِ اخلاص ہر دم
مرے مولا مجھے ایسا بنادے

مرا ہر کام بنتا تو ہے لیکن
خدایا تو مری عقبیٰ بنادے

سُنے جو انقلاب آجائے اس میں
اثر انداز یوں لہجہ بنادے

خزف ریزہ ہے یہ ماہرؔ یقیناً
تو اس کو لعل و گوہر سا بنادے

00000

دُعا

دلِ رنجور کو مسرور کردے
خدایا دل کے غم مفرور کردے

جو باطل ہے اُسے مقہور کردے
جو حق ہے تو اُسے منصور کردے

اطاعت میں مجھے مبرور کردے
معاصی سے مجھے تو دُور کردے

ضلالت کی گھٹا میں نور کردے
خدایا میرے دل کو طور کردے

عبادت میں سرور آئے مجھے بھی
کہ دل کی بے کلی کو دور کردے

شرابِ عشق کچھ مجھ کو پلا کر
تو اپنی یاد میں مسحور کردے

سرِ محشر تو میری لاج رکھ کر
گناہوں کو مرے مستور کردے

ہو مجھ پر فکرِ عقبیٰ صرف طاری
جہاں کی فکر سے تو دُور کردے

کرے احساس تیری نعمتوں کا
دلِ مغرور کو مشکور کردے

سبھی بے کار باتوں سے ہو دوری
بس اپنے ذکر میں مسرور کردے

بدی کے کام سے نفرت ہو ہر دم
ہر اک نیکی مرا مقدور کردے

بنوں میں عالمِ عرفاں کا ماہر
خدا ماہرؔ کو یوں مشہور کردے

OOOOO

دُعا

کاش مقبول دُعا ہو یہ خدا یا میری
دیکھ لوں ارضِ مدینہ ہے تمنا میری

علم کے نور سے دنیا میں سویرا ہوجائے
تیرگی جہل کی چھٹ جائے ، اُجالا ہوجائے

ہو عطا مجھ کو بھی دھرتی میں گگن میں شہرت
چار مینار کی جیسے ہے دکن میں شہرت

مئے عرفان سے مجھ کو ہو محبت یارب
اور ہو ساقیِ کوثر سے بھی الفت یارب

ہو میرا شغل ترے دیں کی حفاظت کرنا
نیک بندوں کی ہمیشہ ہی حمایت کرنا

کفر اور شرک سے اللہ بچانا مجھ کو
راہِ توحید پہ ہر دم تو چلانا مجھ کو

طرزِ اقبالؔ پہ ماہرؔ نے بھی لکھی ہے دُعا
فضل سے اپنے خدایا تو اسے کردے وفا

اپنے اسلاف کی کرتا ہی رہوں میں تقلید
غیب سے اے میرے اللہ مری کردے تائید

OOOOO

حمدیہ کلام

حمد

پروردگار سب سے اعلیٰ مقام تیرا
ہر اک نظام سے ہے محکم نظام تیرا

ہر وقت معرفت کے چشمے ابل رہے ہیں
پڑھتا ہوں میں جو ہردم یارب کلام تیرا

کوئی چاہے تجھ کو مانے چاہے تجھے نہ مانے
سب پر مگر برابر ہے فضلِ عام تیرا

حرصِ جہاں سے دامن آلودہ کر نہ میرا
میرے لبوں پہ بس ہو یارب پیام تیرا

دنیا کی کوئی شئے سے مجھ کو غرض نہیں ہے
بس نام لے رہا ہوں اک صبح و شام تیرا

تلمیذ میرے ماہرؔ پڑھتے ہیں حمد اب تو
مسحور کن فضاء میں لیتے ہیں نام تیرا

حمد

ہم کو یارب تری ہی عطا چاہیئے
جو تجھے بھائے بس وہ ادا چاہیئے

کچھ سجھائی نہیں دے رہا ہے یہاں
تیرگی ختم ہو وہ دیا چاہیئے

اپنی رحمت سے تو دور مت کر کبھی
فضل تیرا ہمیں تو سدا چاہیئے

حمد کہتے رہیں ، حمد سنتے ہیں
شاعری کی ہمیں وہ عطا چاہیئے

دور ہو جہل کی جس سے تاریکیاں
نور کی ایسی ہم کو ضیاء چاہیئے

یاد میں تیری مشغول ہو جائے بس
تیرے ماہر کو ایسی جگہ چاہیئے

حمد

پاس جتنے ہیں ہمارے وہ ہنر تیرے ہیں
ہم کہ "باشر" ہیں مگر سارے بشر تیرے ہیں

یہ ندی نالے ہوں دریا ہوں حجر تیرے ہیں
لہلہاتے ہوئے یہ سارے شجر تیرے ہیں

سانس لیتے ہیں ترے حکم سے بس اتنا ہے
ورنہ مولا یہ سبھی شام و سحر تیرے ہیں

رزق دیتا ہے ہمیں کتنے ذرائع سے تو
تیرا در ایک ہے لیکن سبھی در تیرے ہیں

جسم تو جسم ہے۔ ہے جاں بھی اسی کی ماہؔر
دولت و جاہ و حشم یا ہو وہ زر تیرے ہیں

00000

حمد

خدا کا یہ مجھ پر بڑا ہی کرم ہے
تصوّر میں میرے حرم ہے حرم ہے

تیرے ہاتھ میں قسمتوں کا قلم ہے
اسی واسطے سر سبھی کا جو خم ہے

یہ احساس ہوتا ہے ہر وقت مجھ کو
کروں شکر جتنا ادا میں تو کم ہے

ہماری حقیقت خدا جانتا ہے
اسی کا کرم ہے جو قائم بھرم ہے

ہمیں بخش دینا خدا فضل سے تو
ترے خوف ہی سے تو یہ آنکھ نم ہے

زباں پر ہے ماہؔر کی تعریف تیری
اسی شغل میں رات دن یہ قلم ہے

حمد

زیبا ہے حمد تجھ کو کیسا جہاں بنایا
''کیسی زمیں بنائی کیا آسماں بنایا''

عزّت بھی تو نے دی ہے دولت بھی تو نے دی ہے
ہم ناتواں تھے پہلے تو نے تواں بنایا

تو نے جہاں بسایا ، سب نعمتیں ہمیں دیں
تو نے جہاں کو بے شک جنت نشاں بنایا

قیوم ذات تیری ہمسر نہیں کوئی بھی
اک لفظِ کن سے تو نے کون و مکاں بنایا

ملتی ہے ان کو زحمت ،ملتی ہے ہم کو راحت
ماں باپ کو بھی تو نے کیا مہرباں بنایا

قدرت میں تیری ہم تو ہر وقت کھو گئے ہیں
کیا کہکشاں بنائی کیا گلستاں بنایا

تقسیم ہے یہ تیری ۔ تیرے ہی فیصلے ہیں
مہمان بھی بنایا اور میزباں بنایا

حمدِ خدا کو لکھو ، نعتِ نبیؐ کو لکھو
ماہر تمھیں سخن ور اللہ میاں بنایا

OOOOO

حمد

وہ روح پرور ہر ایک منظر ، اللہ اکبر اللہ اکبر
شاہ و گدا بھی آتے ہیں در پر ، اللہ اکبر اللہ اکبر

شہرِ خدا کا شہری بنا جو سر تا قدم وہ خیری بنا ہے
کیا پوچھتے ہو اس کا مقدر ، اللہ اکبر اللہ اکبر

ملتی ہیں ایسی اس کی عطائیں، مٹتی ہیں ہر دم اپنی خطائیں
اس کی فضائیں بھی ہیں معطر، اللہ اکبر اللہ اکبر

واللہ یہ تو روح فزا ہے، اس میں شفا ہے، اس میں غذا ہے
زم زم بھی پیتے ہیں پیٹ بھر کر ، اللہ اکبر اللہ اکبر

لبیک کی آتی ہیں صدائیں ، اور گونجتی ہیں حق کی ندائیں
دیکھا سروں کا میں نے سمندر ، اللہ اکبر اللہ اکبر

کعبہ کا ہر اک منظر مری آنکھوں میں بسا ہے، چھایا ہے مجھ پر
لوٹے ہیں ماہر ہو کر مظفر ، اللہ اکبر اللہ اکبر

حمد

ہم کو ظلمت میں ضیا دیتا ہے
جو بھی دیتا ہے خدا دیتا ہے

اپنے پڑھنے کی کمی ہے ورنہ
سب وہ قرآں میں بتادیتا ہے

وہ خزانوں کا ہے مالک تنہا
چاہے گر حد سے سوا دیتا ہے

ہے خطاؤں پہ عطائیں جاری
وہ گنہہ میرے مٹادیتا ہے

کوئی منزل ہو مدد لو اس سے
وہ پہونچنے کا پتہ دیتا ہے

اس پہ ماہرؔ کو یقیں ہے وہ ہی
موت دیتا ہے ، جلا دیتا ہے

حمد

ذکر میں تیرے رطب اللساں دو جہاں
بحر و بر، شرق و غرب اور زمیں آسماں

حکم اک اُن پہ چلتا ہے تیرا فقط
ہوں حجر یا شجر یا ہو آبِ رواں

حکم سے تیرے آتی ہیں، جاتی بھی ہیں
ساری کمزوریاں اور توانائیاں

لائے ایماں ، خرد مند جو دیکھ لے
آب و گل میں جو بخشی ہیں رعنائیاں

حمد تیری مَیں ہر وقت لکھتا رہوں
ہیں ترے یہ قلم یہ زبان و بیاں

تیری توفیق ہی سے یہ ممکن ہوا
حمد کہتا رہا جب بھی ماہرؔ میاں

حمد

لکھے گئے ہیں دفتر کے دفتر　　اللہ اکبر اللہ اکبر
تو ہے مقدم تو ہے مؤخر　　تو ہی ہے اوّل تو ہی ہے آخر

اللہ اکبر اللہ اکبر
اللہ اکبر اللہ اکبر

ہے ذات تیری ستّار مولا　　ہے فضل تیرا غفّار مولا
ہے وصف تیرا جبّار مولا　　شاہ و گدا بھی جھکتے ہیں در پر

اللہ اکبر اللہ اکبر
اللہ اکبر اللہ اکبر

تیرا یہ مجھ پر کیسا کرم ہے　　ہر وقت دل میں عکسِ حرم ہے
تعریفِ رب میں میرا قلم ہے　　تعریف تیری میرا مقدّر

اللہ اکبر اللہ اکبر
اللہ اکبر اللہ اکبر

قدرت کے تیری ہر سو نظارے　　شاہ و گدا بھی دامن پسارے
جلوے ترے ہیں کیسے پیارے　　تعریف تیری ہے آج گھر گھر

اللہ اکبر اللہ اکبر
اللہ اکبر اللہ اکبر

امروز تیرا ، فردا بھی تیرا   ہیں شہر تیرے ، صحرا بھی تیرا

ہر اک درخت اور پتہ بھی تیرا   ہیں حمد تیری دریا سمندر

اللہ اکبر اللہ اکبر

اللہ اکبر اللہ اکبر

لبیک کی ہیں ہر سو صدائیں   آتی ہیں ہر سو سے یہ ندائیں

مسحور کن ہیں ہر سو فضائیں   ماحول سارا ہی ہے معطر

اللہ اکبر اللہ اکبر

اللہ اکبر اللہ اکبر

توفیقِ رب سے ماہر ہُوا ہوں   نسبت سے تیری طاہر ہُوا ہوں

تیرے کرم سے شاعر ہوا ہوں   تعریف تیری ہے میرے لب پر

اللہ اکبر اللہ اکبر

اللہ اکبر اللہ اکبر

OOOOO

اظہارِ حقیقت

فرطِ الفت میں آنسو بہانے لگے
رب کے گھر کو خوشی سے جو جانے لگے

زیست کا لطف پھر زیست میں آئے گا
عشقِ احمد جو دل میں بسانے لگے

مسئلے سارے حل ہوں گے کعبہ میں ہم
جا کے اپنا مقدر بنانے لگے

یادِ سرکار سے میرا دِل ، دِل ہوا
دِل کو ہم دِل بنانے زمانے لگے

ان کا دامن تو ماہرؔ ذرا تھام لے
وہ شرابِ محبت پلانے لگے

حمد

بیاں تعریف کرنے سے تری عاجز یہاں سحباں
تو ہے ستّار اے مولا تو ہے غفّار اے رحماں

تو ہے انصاف کا مالک، جزا کے دن کا بھی مالک
میرا ایمان ہے تو ہے سزا کے دن کا بھی مالک

فقط تیری عبادت ہم کریں ایسی بنا قسمت
جہاں میں کو بہ کو ہم دیکھتے ہیں بس تری قدرت

بتا وہ راستے ہم کو ہُوا انعام جن جن پر
نہ اُن کے راستے ہر دم ہوئے آلام جن جن پر

نصاریٰ اور یہودی کی نہ راہوں پر چلا ہم کو
ہُوا تیرا غضب جن پر، تو ان سب سے بچا ہم کو

تو ہی تعریف کے لائق تجھی کو حمد زیبا ہے
ازل سے تو ابد تک تو، تو ہی ماہرؔ کا مولا ہے

حمد

معبود مرا تو ۔ تو ہی غفار خدا ہے
سر سامنے تیرے ہی تو ہر وقت جُھکا ہے

انسان کا جو ہاتھ ہے وہ دستِ خدا ہے
جِس جِس کو مِلا جو تری رحمت سے مِلا ہے

تکبیر کی ہر لحہ صدائیں ہیں جہاں میں
اللہ بڑا، سب سے بڑا، سب سے بڑا ہے

قدرت کے کرشمے ہیں ہزاروں تری یارب
پتھر کے بھی کیڑے کو جو دیتا تو غذا ہے

محتاج اُسی کا ہوں میں محتاج اُسی کا
رزّاق خدا ہے مرا رزّاق خدا ہے

ماؔہر نے لکھی حمد و مناجات بھی اور نعت
میں کیسے کروں شکر، یہ سب رب کی عطا ہے

حمد

ادراک سے بلند و برتر مقام تیرا
دونوں جہاں میں جاری ہے فیضِ عام تیرا

عالی مقام تیرا ، عالی مقام تیرا
دنیا میں نام تیرا ، عقبیٰ میں نام تیرا

دن رات تیرے بندے لیتے ہیں نام تیرا
جس کی نہیں کوئی حد ، وہ ہے مقام تیرا

ہے پاک عیب سے تو اعلیٰ بھی اور ارفع
ہے کائنات جب سے ، ہے انتظام تیرا

توفیق بھی عطا بھی جب سے ہوئی ہے شامل
تیرا غلام پڑھتا ہے بس کلام تیرا

مشکل سے دور رکھنا آفت سے دور رکھنا
پیتا رہوں پلاؤں وحدت کا جام تیرا

تیری عطا ہے یہ سب جو حمد لکھ رہا ہوں
دن رات لے رہا ہوں ہر گام نام تیرا

ہے پاک جسم سے تو ، ہر کوئی جانتا ہے
ہر ایک ذرّہ ذرّہ میں ہے قیام تیرا

ہو شاہ یا گدا ہو ، اچھا ہو یا برا ہو
دن رات سب پہ جاری ہے فیضِ عام تیرا

تکبیر کی صدائیں جاری ہیں ہر طرف سے
ہر وقت گونجتا ہے دنیا میں نام تیرا

تیری عطائیں ماہرؔ پر ہوں ہمیشہ وہ تو
سب کو پلا رہا ہے وحدت کا جام تیرا

00000

حمد

میں ہر وقت تیری ثنا کررہا ہوں
دعا کررہا ہوں ، دعا کررہا ہوں

مرے ہر مرض کی شفا ہاتھ تیرے
ترا نام لے کر دوا کررہا ہوں

مجھے بخش دینا تو اپنے کرم سے
یہی میں فقط التجا کررہا ہوں

عطاؤں پہ تیری عطائیں ہیں جاری
مگر حیف میں تو خطا کررہا ہوں

ترا فضل شامل ہوا جب سے مجھ پر
میں اپنی انا کو فنا کررہا ہوں

سبھی کو تری رحمتیں میں بتاکر
تری حمد کے باب وا کررہا ہوں

تری یاد جب سے سمائی ہے دل میں
ہر اک دل کی خواہش جدا کررہا ہوں

حجابات سارے اٹھے جارہے ہیں
نمازوں میں رب سے ملا کررہا ہوں

جو استاذ ہیں میرے دنیا میں ماہر
ہمیشہ رہیں خوش دعا کررہا ہوں

00000

حمد

تیری قدرت کہ ہر جہاں تیرا
یہ زمیں تیری ، آسماں تیرا

کہکشاں تیری ، گلستاں تیرا
کشتیاں تیری ، بادباں تیرا

ظاہراً ہم تو سانس لیتے ہیں
جسم میں خون ہے رواں تیرا

علم تُو اور ہم تو جہل صفت
لفظ ہیں تیرے اور بیاں تیرا

بحر و بر شرق و غرب ہر اک پر
حکم ہے ایک جاوداں تیرا

فضل ماؔہر پہ ہو ، جہاں ہو وہ
یاد تیری ہو اور گماں تیرا

حمد

مرے روبرو ہو تو، تُو ہی تُو، ترا نام ہر سو بلند ہو
تجھے ڈھونڈتا ہوں میں کو بہ کو، ترا نام ہر سو بلند ہو

مری فکر ہے تری جستجو، ترا نام ہر سو بلند ہو
ہے یہی خدا مری آرزو، ترا نام ہر سو بلند ہو

وہ ہو گلستاں کہ ہو کہکشاں تری رحمتیں ہیں کہاں کہاں
تری ذات عَمَّ نوالُہٗ، ترا نام ہر سو بلند ہو

تو ہواؤں میں، تو فضاؤں میں، تو صداؤں میں، تو نواؤں میں
ہے ہر ایک سمت جو تُو ہی تُو، ترا نام ہر سو بلند ہو

یہی ماہرؔ اپنی ہو زندگی کہ ہمیشہ رب کی ہو بندگی
تُو ہو دو جہان میں سرخرو، ترا نام ہر سو بلند ہو

00000

حمد

اے خدا اے خدا اے خدا اے خدا
کام میرا ہو تیری ثنا اے خدا

ایک تو ہی تو ہے ابتدا اے خدا
اور تو ہی تو ہے انتہا اے خدا

پاس میرے جو ہے سب ترا ہی تو ہے
جو مِلا مجھ کو تجھ سے مِلا اے خدا

ہو زباں سے ادا ہر گھڑی ہم سے یوں
اے خدا اے خدا اے خدا اے خدا

با اماں ہم رہیں ، شادماں سب رہیں
ہے ہماری یہی التجا اے خدا

ہم نمازیں پڑھیں صرف تیرے لئے
ہر عمل ہم کریں بے ریا اے خدا

غیر کے سامنے سر کبھی خم نہ ہو
ہر گھڑی ہے یہی بس دعا اے خدا

آفتیں دور ہی سے گذر جائیں گی
ہم کو ہے جب ترا آسرا اے خدا

نیک کاموں کی توفیق دے ہم کو تُو
ہر برائی سے ہم کو بچا اے خدا

غفلتوں میں گذرتی رہی زندگی
غفلتوں سے ہمیں تو بچا اے خدا

ذکر تیرا کروں شکر تیرا کروں
ہو یہی اب مرا مشغلہ اے خدا

تیری حمد و ثنا سے زباں تر رہے
مانگتا ہے یہ ماہرؔ دُعا اے خدا

00000

قافلۂ حج کی روانگی کے موقع پر......

سبھی لوگ کعبہ چلے جا رہے ہیں
مگر حیف ہم تو رہے جا رہے ہیں

یہ دنیا میں سب سے بڑی ہے سعادت
مقدس جو گھر کو چلے جا رہے ہیں

خدا کی ہے توفیق جو سوئے کعبہ
قدم خود بہ خود ہی اٹھے جا رہے ہیں

عجب دیدِ کعبہ کے جذبات ہیں جو
دعا کے لئے ہاتھ اٹھے جا رہے ہیں

تمہاری تمنا ہو ہر اک مکمل
تمہیں یہ دعا ہم دیئے جا رہے ہیں

جو اِس سال بھی ہند میں رہ گئے ہیں
تو ہاتھوں کو ماؔہر مَلے جا رہے ہیں

نعتیہ کلام

نعت

اک دل میں بسی ہے یہ تمنائے مدینہ
کچھ پاس ہوں میرے بھی تو گلہائے مدینہ

دن رات میں طیبہ کے خیالوں ہی میں رہ جاؤں
کہلاؤں مقدر سے میں شیدائے مدینہ

کعبہ کا مقام اپنی جگہ طے ہے جہاں میں
ہے جائے مدینہ تو مگر جائے مدینہ

موجود ہیں نقشِ قدم آقا کے وہاں پر
اس طرح مقدس ہے وہ صحرائے مدینہ

جو سعدیؔ و جامیؔ نے بصد ناز پیا تھا
مجھ کو بھی میسر ہو وہ صہبائے مدینہ

یہ زیست جو باقی ہے مدینہ ہی میں گذرے
ماہرؔ مرا مدفن ہو وہی جائے مدینہ

نعت

دین ہے سرکار کے قدموں میں گر جانے کا نام
کفر کیا ہے زندگی میں ٹھوکریں کھانے کا نام

آپ ہی کے حکم پر قربان ہو جانے کا نام
روشنی کیا ہے انہیں راہوں پہ چل جانے کا نام

تیری محفل کا سماں بھی کس قدر دلچسپ ہے
جو بھی آتا ہے، نہیں لیتا کبھی جانے کا نام

زندگی کی سرخروئی اور کب ہے اور کیا
وہ ہے عشقِ شاہ کی دولت کو پا جانے کا نام

نعت کہنا اور سننا ہے عبادت اصل میں
نعت کیا ہے عشقِ شاہِ دیں کو گرمانے کا نام

نعت گو ہیں اور بھی ماؔہر بفضلِ حق یہاں
اس میں شامل ہے مگر اک تجھ سے دیوانے کا نام

نعت

نبی کے در پہ جو آنکھیں بچھائے جاتے ہیں
عجیب آنکھوں میں خود اشک آئے جاتے ہیں

تڑپ ہو جن میں، ہو فضلِ خدا بھی پھر شامل
درِ نبی پہ وہی تو بُلائے جاتے ہیں

وہ قیمتی ہیں بہت لعل اور گوہر سے
جو اشک یادِ نبی میں بہائے جاتے ہیں

نبی کی چشمِ عنایت انہیں پہ ہوتی ہے
محبتوں کے دیئے جو جلائے جاتے ہیں

ہماری روح مُعطر سی ہوتی جاتی ہے
کہ شاہِ طیبہ تصوّر میں آئے جاتے ہیں

کہے یہ ہاتفِ غیبی کہ اب تو طیبہ میں
خدا کے فضل سے ماؔہر بلائے جاتے ہیں

نعت

سب کو وہ جو سنت پہ چلانے میں لگے ہیں
وہ راستے جنت کے دکھانے میں لگے ہیں

امت کی انہیں فکر ہے کیسی سرِ محشر
رو رو کے خدا کو وہ منانے میں لگے ہیں

سرکار کے اخلاق ہیں اخلاق کے سردار
بڑھیا کا بھی وہ بوجھ اٹھانے میں لگے ہیں

ہم کیا ہیں ہمیں علم ہے اس بات کا تاہم
اُن کی ہے رضا کس میں بتانے میں لگے ہیں

ماؔہر کی بھی قسمت میں ہو اک جام خدایا
محشر میں نبیؐ جام پلانے میں لگے ہیں

OOOOO

نعت

اے خدا یادِ نبی دل میں بسائے رکھنا
یہ دِیا دِل میں ہر اک وقت جلائے رکھنا

دل مرا سرورِ عالم سے لگائے رکھنا
شمع الفت کی مرے دل میں جلائے رکھنا

اے خدا نسبتِ سرکار کے صدقے ہر دم
نفس وشیطاں کے ہر اک شر سے بچائے رکھنا

تم سے نسبت ہے جنھیں، اُن سے مجھے نسبت ہے
ربط ان سے ائے خدا میرا بنائے رکھنا

در پہ سرکار کے دل تھام کے رکھو ہر دم
اور نظروں کو ہمیشہ ہی جھکائے رکھنا

یہ سعادت ہے تو پھر خود کو ہمیشہ ماؔہر
نعتِ سرکار ہی کہنے میں لگائے رکھنا

نعت

خود رہبری بھی خود پر اب فخر کر رہی ہے
کس شان کی حقیقت میں ان کی رہبری ہے

نظریں یہاں جھکاؤ ، دل بھی یہاں جھکاؤ
نقشِ قدم کو لے کر طیبہ کی ہر گلی ہے

باقی تو جائے ضائع بلکہ وبالِ جاں ہو
جس میں ہو اُن کی مدحت وہ شعر و شاعری ہے

جب سے چلا ہوں سنت کے راستوں پہ میں بھی
دل کے نگر میں میرے ہر وقت روشنی ہے

مجبوریٔ مدینہ ظاہر ہے تجھ سے ماہرؔ
غمازِ دردِ دل ہے اشکوں کی جو لڑی ہے

OOOOO

نعت

عدل و انصاف کرنے آئے ہیں
پرچمِ حق ہی وہ اٹھائے ہیں

ساتھ قرآن اپنے لائے ہیں
راہِ حق کی طرف بلائے ہیں

سب سے پہلے کیے گئے پیدا
سب سے آخر مگر وہ آئے ہیں

ہوگیا آفتاب ہر ذرّہ
جامِ توحید یوں پلائے ہیں

جن سے ملتی ہے رب کی خوشنودی
ایسے احکام وہ سکھائے ہیں

جب بھی ہم ان کے ہوگئے ماہرؔ
کامیابی ہمیشہ پائے ہیں

نعت

ان کی یاد سے ہر دم ہم نے آسرا پایا
دل کا جو سکوں ہے وہ حد سے بھی سوا پایا

ظاہراً جو دشمن تھے ہاں مگر حقیقت میں
باطناً ضمیروں کو آپؐ پر فدا پایا

سنتوں سے کیا پایا کوئی پوچھے کہہ دیجئے
رب تلک پہنچنے کا ہم نے راستہ پایا

اُن کی نعتیں پڑھ پڑھ کے، اُن کی باتیں سن سن کے
مشکلوں میں بھی ہر دم ہم نے حوصلہ پایا

نسبتِ نبی کی کیا برکتیں کہیں آخر
دل کو فکرِ دنیا سے ایک دم جُدا پایا

شہرِ طیبہ کا منظر نقش ہے مرے دل پر
آج تک بھی اےؔ ماہر کیا بَھلا بُھلا پایا

نعت

حلاوت دین کی وہ زیست میں پایا نہیں کرتے
نبی کی یاد سے جو دل کو بہلایا نہیں کرتے

کبھی جب آپ کی یادوں سے دل غفلت میں ہوتا ہے
قسم اللہ کی کچھ ہم سکوں پایا نہیں کرتے

اُنہیںؐ پر ناز ہے ہم کو، ہم اُنؐ کے نام لیوا ہیں
سنانے حالتِ دل ہم تو شرمایا نہیں کرتے

کبھی دنیا میں ہرگز کامراں وہ ہو نہیں سکتے
مرے آقا کی سنت کو جو اپنایا نہیں کرتے

ابلتا ہے ہر اک لمحہ وہاں تو چشمۂ رحمت
کسی کو در سے وہ مایوس لوٹایا نہیں کرتے

مدینہ میں جو آئے ہیں تو ماہرؔ قدر کرلیجے
یہ لمحے زندگی میں بار بار آیا نہیں کرتے

نعت

رات دِن احمدِ مختار کی یاد آتی ہے
ان کے اخلاق کی اطوار کی یاد آتی ہے

مرے آقا مرے سرکار کی یاد آتی ہے
میرے آقا کے وہ دربار کی یاد آتی ہے

شہرِ سرکار کے کہسار کی یاد آتی ہے
دعوتِ دیں کے وہ بازار کی یاد آتی ہے

شہرِ طیبہ کے وہ گلزار کی یاد آتی ہے
مسجدِ نبوی کے مینار کی یاد آتی ہے

ان کے اصحاب کے ایثار کی یاد آتی ہے
اُن کے اُس قافلہ سالار کی یاد آتی ہے

ان کی ہلکی سی وہ رفتار کی یاد آتی ہے
اور ملائم سی وہ گفتار کی یاد آتی ہے

اِذنِ سرکار کو پاکر جو کہا کرتے تھے
مجھے حسان کے اشعار کی یاد آتی ہے

ویسے اصحابِ نبیؐ میں تھا ہر اک خاص اُنؓ کا
خاص سے خاص جو تھے چار کی یاد آتی ہے

اشک آنکھوں کے یہ رکتے ہی نہیں اے ماؔہر
جب مجھے سیّدِ ابرار کی یاد آتی ہے

OOOOO

نعت

یہ زیست سنورتی ہے کردارِ محمد سے
ملتی ہے جِلا فن کو افکارِ محمدؐ سے

کس طرح بتاؤں میں کیا پایا وہاں جا کر
تسکینِ دلی پائی دربارِ محمدؐ سے

یہ آپ کی نعتیں تو سرمایۂ عقبیٰ ہیں
تقدیر سنورتی ہے اشعارِ محمدؐ سے

ہم زیست میں خود اپنی تنویر سی پاتے ہیں
افکارِ محمدؐ سے ، انوارِ محمدؐ سے

ہم دیدِ فدایانِ آقا سے ہیں جب مسرور
پھولے نہ سمائیں گے دیدارِ محمدؐ سے

ہے فیض وہاں جاری کس شان سے اے ماہرؔ
معمور ہوئے سینے انوارِ محمدؐ سے

نعت

مجھے طیبہ کا اب ہر ایک منظر یاد آتا ہے
وہاں گزرا جو ہر لمحہ برابر یاد آتا ہے

شب ہجرت کی دورِ اندیشیاں تڑپا سی دیتی ہیں
علیؓ سوئے تھے جس پر اُنؐ کا بستر یاد آتا ہے

نبیؐ کے دیکھ لینے سے مٹی جاتی تھی جن کی بھوک
نبی کے جاں نثاروں کا وہ لشکر یاد آتا ہے

کوئی آجائے کب محروم لوٹاتے اسے آقا
غریبوں بے کسوں کا مجھ کو یاور یاد آتا ہے

جنہیں سب غیر بھی صادق امیں کہتے تھے دنیا میں
صداقت کا امانت کا وہ پیکر یاد آتا ہے

مثالی خُلق تھے جنؐ کے، مثالی جنؐ کی سیرت تھی
وہی مجھ کو محبت کا سمندر یاد آتا ہے

حفاظت تھی خدا کی جو وہاں مکڑی کے جالے تھے
جو ڈالے غار پر انڈے کبوتر یاد آتا ہے

میں نعتیں ڈوب کر کہتا ہوں اُنؐ کے عشق میں ماہرؔ
مجھے حسانؓ سا ہر اک سخن ور یاد آتا ہے

OOOOO

نعت

عطا ہے خدا کی نوازش ہے اس کی کہ جو میرے پیشِ نظر اب حرم ہے
کروں کیسے شکرِ خدا سوچتا ہوں حرم میں ہوں اس کا بڑا ہی کرم ہے

عبادات ہیں اور اوراد و صدقے ، ہے رونا برابر۔ برابر ہیں سجدے
جو قسمت سے آیا زمینِ حرم پر مُعزّز ہے وہ اور بڑا محترم ہے

وہاں جس طرح سارا منظر عیاں ہو،وہ کس طرح الفاظ میں کچھ بیاں ہو
جو شاہوں کے دربار میں بھی نہ دیکھا درِ طیبہ کا ایسا جاہ وحشم ہے

اگر دل میں سرکار کی عظمتیں ہوں تو اعمال میں اپنے پھر برکتیں ہوں
محبت ہے سرکار کی اصل ایماں یہی دل کے اندر مرے مرتسم ہے

یہ ماہؔر کے دل کی تمنا ہے یارب زیارت ہو سرکار کے شہر کی بس
خیالاتِ طیبہ ہی میں یہ گھرا ہے اسی واسطے چل رہا یہ قلم ہے

00000

نعت

خوب لکھتا رہوں میں بھی نعتِ نبی لطف ملتا رہے، کیف آتا رہے
فکرِ شعری میں یہ عمر ڈھلتی رہے، یادِ سرکار میں دل مچلتا رہے

بزم نعت نبی میں سجاتا رہوں، عشقِ سرور مرے دل میں بڑھتا رہے
اصل دیدار کی ہے تمنا مجھے نعت کہنے سے یہ دل بہلتا رہے

اپنے در پہ مجھے اب بلا لیجئے اور دیدارِ روضہ کرادیجئے
وردِ صلِّ علیٰ کرتا جاؤں فقط اور مرا قافلہ طیبہ جاتا رہے

جب سے یادِ نبی زندگی بن گئی، میں غنی ہوگیا اور ہوتا گیا
یہ دعا ہے خدا سے کہ یہ سلسلہ زندگی میں فقط یوں ہی چلتا رہے

وہ مری فکر کے محور و میہماں، میرے سرکار آقا مربی حضور
ماہرؔ آقا کی نعتیں میں لکھتا رہوں اور میرا قلم یوں ہی چلتا رہے

00000

نعت

روضہ پہ نبی کے جا کر ہم بھی اشک بہانے والے ہیں
احوالِ زمانہ رو رو کے ہم ان ﷺ کو بتانے والے ہیں

کچھ درد ملے ہیں اوروں سے، کچھ درد ملے ہیں اپنوں سے
جو زخم دیئے ہیں لوگوں نے آقا کو دکھانے والے ہیں

جو ہجرِ نبی میں دن کاٹے تو نعتیں لکھیں ہیں کچھ ہم نے
نذرانہ عقیدت کا اشکوں سے ہم بھی سنانے والے ہیں

جو تاجِ رفعنا حق نے انہیں بخشا ہے اس سے پتہ یہ چلا
خود رب نے کہا ہے ہم ان کے رتبہ کو بڑھانے والے ہیں

آنکھوں میں بھی آنسو آتے ہیں، پھر حج کا زمانہ آتا ہے
ملتے ہیں اشارے اۓ ماہرؔ سرکار بلانے والے ہیں

00000

نعت

ہاں عشقِ نبی کے وہ جذبوں کو بڑھاتے ہیں
جو نعت کی محفل کو دنیا میں سجاتے ہیں

عاشق جو نبی کے ہیں ماحول بناتے ہیں
جب بزم میں وہ آ کر نعتوں کو سناتے ہیں

اک بار کے جانے سے تسکیں ہی نہیں ہوتی
پھر طیبہ کو جانے کے جذبوں ہی سے آتے ہیں

سر تو سر ہیں عظمت سے جُھکتے ہیں وہاں لیکن
سلطانِ زمانہ بھی خود دل کو جھکاتے ہیں

ہم تلمیذِ رحماں ہیں کیا کہتے مگر ماہؔر
ہم کیا ہیں جو کچھ لکھتے مولا ہی لکھاتے ہیں

00000

نعت

مدینہ جا کر پڑھوں گا نعتیں خوشی سے آنسو بہا بہا کر
عقیدتوں کا محبتوں کا خزانہ در پر لٹا لٹا کر

پیارے ہاتھوں کو آگے بڑھ کر وہ خود کو ہر دم بھلا بھلا کر
سنہری جالی کو چوم لوں گا میں ہاتھ اپنے لگا لگا کر

کبھی تو پلکیں بچھاؤں گا میں، کبھی تو پلکیں اٹھاؤں گا میں
ادب سے اپنا کلام جا کر پڑھوں گا نظریں جھکا جھکا کر

میں شہرِ طیبہ کی برکتوں کو سمیٹ لوں جس قدر ہو ممکن
ہر ایک منظر بٹھاؤں دل میں میں اپنی پلکیں بچھا بچھا کر

غلام ماؔہر تڑپ رہا ہے فراقِ طیبہ میں رو رہا ہے
نواز دیجئے اُسے بھی آقا ذرا سا طیبہ بُلا بُلا کر

00000

نعت

میں قسمت سے سوئے حرم جارہا ہوں
عجب لطف اس راہ میں پارہا ہوں

کدورت مرے قلب کی دُھل رہی ہے
میں قسمت سے ایسی شفاپارہا ہوں

کرم شاملِ حال جب سے ہُوا ہے
کرم سے خدایا لکھا جارہا ہوں

غلامِ غلامانِ آقا ہوں جب سے
میں اپنی دعا میں اثر پارہا ہوں

مناجات ہو ، حمد یا نعت ماؔہر
خدا کے کرم سے لکھا جارہا ہوں

00000

نعت

سارے خلقت میں اونچا مقام آپؐ کا
آپؐ آقا مرے میں غلام آپؐ کا

سب سے اعلیٰ و افضل پیام آپ کا
غیر اپنے ہوں ایسا کلام آپ کا

اس سے بڑھ کر مری خوش نصیبی ہو کیا
ہاتھ میں ہے ازل ہی سے جام آپ کا

لطف پاتا گیا ، کیف آتا گیا
نام لیتا رہا صبح و شام آپ کا

حاضری کا جو موقع ملے گا مجھے
در پہ آ کر پڑھوں گا سلام آپ کا

میری فکروں کا محور فقط آپ ہیں
اور دل میں مرے ، ہے قیام آپ کا

پشتہا پشت کے سارے جھگڑے مٹے
میکدے سے پیا جو بھی جام آپؐ کا

اک تمنا ہے ماؔہر کی یارب یہی
ذکر کرتا رہے یہ مُدام آپؐ کا

OOOOO

نعت

توقیر بڑھاتی ہے توقیر مدینے کی
آقا نے بڑھادی ہے تنویر مدینے کی

دنیا کا ہر اک مسلم طیبہ کا دیوانہ ہے
کس طرح مؤثر ہے تاثیر مدینے کی

اب دور ہوئی ساری تاریکیٔ دل اپنی
اللہ یہ کیسی ہے تنویر مدینے کی

کھل جاتی ہیں ہر دم ہی معنی کی سبھی پرتیں
ہوتی ہی نہیں پوری تفسیر مدینے کی

اللہ کو ہے علم اس کا کس طرح بتاؤں میں
تفسیر مدینے کی تقدیر مدینے کی

دنیا میں جہاں ہوں ہم ۔ پاؤں میں مگر اپنے
تقدیر نے باندھی ہے زنجیر مدینے کی

اللہ کے کرم سے نعتیں میں نے جو لکھی ہیں
کچھ میں نے بھی پائی ہے جاگیر مدینے کی

نذرانہ عقیدت کا ماہر تو ذرا لے چل
موجود ہے گو دل میں تصویر مدینے کی

OOOOO

نعت

نعت لکھنے ہی کی نسبت یہ پذیرائی ہے
مجھ کو احساس ہے قسمت مری بَن آئی ہے

نعت لکھنے کے لئے جب بھی قلم چلتا ہے
مجھ کو تنہائی نہ ہوتے ہوئے تنہائی ہے

حمد لکھنا ہے مرا شغل یا نعتیں لکھنا
طبعِ موزوں کی جو دولت مرے ہاتھ آئی ہے

خاک سے خاک شفا ہو، جو کہے، خاک ہو وہ
خاکِ طیبہ سے ہزاروں نے شفا پائی ہے

نعت لکھنا تھا مرے بس میں کہاں اے ہمدم
مرے آقا مرے سرکار نے لکھوائی ہے

بہہ رہے ہیں یہ مسلسل مرے آنسو ماؔہر
ضبط کیسے ہو جدائی کی گھڑی آئی ہے

نعت

بات جو حق کی ہے دنیا کو سنادیتے ہیں
آپؐ کے ذکر سے محفل کو سجادیتے ہیں

صفحۂ دہر سے باطل کو مٹادیتے ہیں
نقشِ باطل کو جہاں سے وہ مٹادیتے ہیں

پوچھتا ہے جو کوئی آپؐ کے بارے میں کبھی
پڑھ کے قرآن کی آیات سنادیتے ہیں

گھر میں کچھ بھی نہیں رکھا، جو ہے، خدمت میں ہے
یارِ غار ان کے عجب سب ہی لٹادیتے ہیں

دلِ سرکار کی وسعت کو نہ پوچھو مجھ سے
کھاکے پتھر بھی نبیؐ ان کو دعا دیتے ہیں

نسبتِ نعت سے ماؔہر ہے تمہاری پہچان
یہ پتہ ہے، یہی سب لوگ پتہ دیتے ہیں

نعت

تھی ذات اقدس یکسر ہی رحمت ،صلّی اللہ علیہ وسلم
ہر ایک سے تھی اُن کو محبت ، صلّی اللہ علیہ وسلم

قرآن سارا ہے جن کی سیرت ، صلّی اللہ علیہ وسلم
حاصل مجھے ہو ان کی زیارت ، صلّی اللہ علیہ وسلم

کیسے بیاں ہو کچھ ان کی عظمت ، صلّی اللہ علیہ وسلم
آنے سے ان کے ہر سو ہے رحمت ، صلّی اللہ علیہ وسلم

طور وطریقِ زیست سکھائے ، جینے کے آداب بتائے
ہے سادگی میں بھی شان وشوکت ، صلّی اللہ علیہ وسلم

صہبائے طیبہ کا یہ نشہ ہے ماہرؔ جو کچھ بھی گویا ہُوا ہے
ذکرِ نبی ہے بے شک سعادت ، صلّی اللہ علیہ وسلم

جو کچھ ہیں یہ افکارِ پریشاں ، ماہرؔ لکھ کر ہے خوب فرحاں
کیسی ہوئی ہے یہ اس کی قسمت ، صلّی اللہ علیہ وسلم

نعت

مجھ کو رہتا ہے ہمیشہ گو خیالِ مصطفیٰ
میں بیاں کرنے سے عاجز ہوں جمالِ مصطفیٰ

آپ کے جیسا خدا نے جب بنایا ہی نہیں
پھر کہاں سے لائے گی دنیا مثالِ مصطفیٰ

میری اُمّت کی ہو بخشش اے خدا بخشش ہو بس
تھا فقط معراج میں بھی یہ خیالِ مصطفیٰ

مستند ہر قول ہے یہ دی گواہی غیر نے
ہاں ہر اک رخ سے مکمل ہے کمالِ مصطفیٰ

جانتے ہیں رب کو وہ رب جانتا ہے بس انہیں
گنگ سحباں کی زباں کہنے کمالِ مصطفیٰ

خواب ہی میں کم سے کم دیدار ہو اُن کا مجھے
ہے دعا ماؔہر کی یارب ہو وصالِ مصطفیٰ

نعت

جن کا عالی نسب گھرانا ہے
بے نواؤں کا وہ ٹھکانا ہے

دِل کو پھر دِل ہمیں بنانا ہے
یادِ سرکار سے بسانا ہے

چاہے اپنا ہو یا پرایا ہو
ہر کوئی آپ کا دیوانا ہے

پڑھ کے سیرت یہ طئے کیا ہم نے
سیرتِ مصطفٰی پڑھانا ہے

ہم پہ کتنے ستم ہوئے اب تک
اُنؐ کو جاکر ہمیں سنانا ہے

جب سے اُنؐ کا کرم ہُوا مجھ پر
اب تصوّر میں آنا جانا ہے

دولتِ اشک رہ گئی ہے ، جسے
در پہ جاکر ہمیں لٹانا ہے

ہم کو مجبور مت سمجھ کہ وہاں
ہم غریبوں کا آستانہ ہے

میری نعتوں کا پوچھتے کیا ہو؟
سارا انداز عاشقانہ ہے

سنتوں سے لگاؤ ہے ماہؔر
رسمِ باطل مجھے مٹانا ہے

00000

نعت

جو ہیں آداب سارے نعت کے مجھ کو سکھا دینا
جو اس فن کے ہیں سب اسرار اے مولا! بتا دینا

رسولِ پاک کے صدقے تو اِن سے کام لے لینا
مرے خوابیدہ جذبوں کو خدایا تو جگا دینا

یہ دل میرا تڑپتا ہے وہ منظر دیکھ لوں میں بھی
خدا مکہ مدینے کی تو آذانیں سُنا دینا

حسیں منظر وہ کعبہ کے، حسیں منظر وہ طیبہ کے
مرے مولا مرے مولا مجھے بھی تو دِکھا دینا

جہاں بھی جاؤں میں آخر جہاں بھی میں رہوں آخر
قلم کو نعتِ احمد ہی کے لکھنے میں لگا دینا

مری ساری محبت کا مرے سرکار ہوں محور
دلِ ماہرؔ میں اے اللہ یہ الفت بسا دینا

نعت

کاش ہم جانیں جو ہے شانِ رسولِ عربی
ہر کسی کو ہو یہ عرفان رسولِ عربی

ساری دنیا پہ ہے احسان رسولِ عربی
ہر کوئی آپ پہ قربان رسولِ عربی

روزِ محشر ہمیں دیدار عطا آپ کا ہو
ہو میسر ہمیں دامان رسولِ عربی

میرے آقا کی محبت ہو ہر اک سے بڑھ کر
تب ہے کامل مرا ایمان رسولِ عربی

خاکِ طیبہ کو میں چوموں اسے سرمہ بھی بناؤں
کاش پورا ہو یہ ارمان رسولِ عربی

عظمتِ فن بھی اِسی میں ہے، سعادت بھی ہے یہ
ہر سخنور ہو ثنا خوان رسولِ عربی

آپ کی چشمِ کرم ہو مرے سرکار ذرا
پھر سے امت ہے پریشان رسولِ عربی

نعت جو کہہ سکے ماہرؔ کی بساط اِتنی کہاں؟
تم پہ دراصل ہے فیضان رسولِ عربی

OOOOO

نعت

دیکھا ہے بہت ہم نے اکرام مدینے میں
کیا خوب مِلا ہم کو آرام مدینے میں

کرتے ہیں مرے آقا آرام مدینے میں
ہو زیست کی میری بھی بس شام مدینے میں

دنیا کے کسی خطّے سے آئے ، مقدر سے
ہر شخص کا ہوتا ہے اکرام مدینے میں

کس طرح بتاؤں گا میں اُنؐ کا مقام آخر
سلطانِ زمانہ ہیں خدّام مدینے میں

ہر طور وہاں برکت حاصل اُسے ہوتی ہے
ہوتا نہیں کوئی بھی ناکام مدینے میں

ماہرؔ کو میسر ہو ایک جام مرے آقا
بٹتے ہیں جو عرفاں کے سب جام مدینے میں

نعت

نعت کہنا ہے قسمت سے اب مشغلہ ہم بھی کچھ وقفِ ذکرِ نبیؐ ہو گئے
پہلے تاریکیوں میں تھے ڈوبے ہوئے ہم سراپا مگر روشنی ہو گئے

غیر کیا اور کیا اس کی اوقات ہے لیکن آقا کی سیرت کی کیا بات ہے
نسبتِ ذکرِ سرور کی برکت ہے یہ عاشقانِ نبیؐ عالمی ہو گئے

اپنے ظاہر میں کچھ بھی نہیں بالیقیں، اپنے باطن میں کچھ بھی نہیں بالیقیں
اک فقط انؐ کی نسبت ہی کام آ گئی اور اُسی سے ہی ہم قیمتی ہو گئے

کون تھا جانتا مانتا کون تھا، ہم جو اُنؐ کے ہوئے سب ہمارے ہوئے
ایسا لگتا ہے مجلس میں ہر اک جگہ اپنی شرکت سے ہم لازمی ہو گئے

کیسی گمراہیوں میں تھے بھٹکے ہوئے، حق نے توفیق دی حق پہ پھر آ گئے
راہِ سنّت پہ جو چل پڑے شوق سے دیکھتے دیکھتے وہ ولی ہو گئے

میں تو پیروئے اسلوبِ حسّان ہوں، میں بہ طرزِ اکابر ہی لکھتا رہا
دل جو بدلا تو سن سن کے نعتِ نبیؐ کتنے ایسے ہیں جو متقی ہو گئے

خیر دنیا تو دنیا ہے ہم کیا کہیں اس کے آلامِ کیا، اس کے الزام کیا
بات جب ہے کہ ہاتف کہے حشر میں آج ماہر یہاں تم بَری ہو گئے

نعت لکھتے ہیں اُن کے خیالات میں، گم ہیں ہم اُن کے افکار و انوار میں
فضلِ حق شاملِ حال جب ہو گیا، اُن کی نسبت سے ماہر غنی ہو گئے

OOOOO

نعت

کوئی کیا گھٹائے گا رفعتیں مدینے کی
رب نے خود ہی جب کی ہے مدحتیں مدینے کی

دو جہان میں سب کو ہیں ضرورتیں اِس کی
سب کے کام آتی ہیں نسبتیں مدینے کی

شہرِ طیبہ کا ہر اک ذرّہ رشکِ جنّت ہے
ناز ہی کے قابل ہیں قسمتیں مدینے کی

آپ کو ہر اک شئے میں آئیں گی نظر ہردم
دل کی آنکھ سے دیکھو برکتیں مدینے کی

ہاں سبھی مثالی ہیں ، ہاں سبھی مثالی ہیں
نصرتیں مدینے کی شہرتیں مدینے کی

غرقِ یادِ طیبہ ہے اور نعت لکھتا ہے
تاکہ پائے ماؔہر بھی برکتیں مدینے کی

نعت

خُدا کے حکم پر جو بھی یہاں عامل نہیں ہوتا
نبیؐ کے کارواں میں وہ کبھی داخل نہیں ہوتا

حقیقت میں ولی ہے وہ، چلے جو راہِ سُنّت پر
جہاں میں ورنہ اِس کا کوئی بھی قائل نہیں ہوتا

خدا پر ہو نظر جس کی وہی مردِ خدا ہے بس
کبھی وہ عارضی دنیا پہ کچھ مائل نہیں ہوتا

گنہہ کا جو کوئی موقع ہو وہ محفوظ رہتا ہے
جسے خوفِ خدا ہو پھر تو وہ غافل نہیں ہوتا

جہاں دارالعمل ہے جان لے ماہرؔ یہ جو کوئی
کبھی کاہل نہیں ہوتا کبھی غافل نہیں ہوتا

ooooo

نعت

پڑھوں میں نعت تو میرا مقدر مسکراتا ہے
مرے الفاظ کا ہر ایک دفتر مسکراتا ہے

مسرت کی عجب ہے کیفیت طاری مدینے میں
کہ اشکوں کا سمندر بھی برابر مسکراتا ہے

کوئی کتنا ہی ہو ناشاد ، طیبہ کو چلا جائے
وہاں جاکر ہر اک مفلس تونگر مسکراتا ہے

جو تھا بیمار برسوں سے شفا پائی مدینے میں
مدینے میں جو جاتا ہے تو اِس پر مسکراتا ہے

اکابر کی زمینوں میں بفضلِ ایزدی لکھا
جو پڑھتا ہے مری نعتیں برابر مسکراتا ہے

تمنا ہے یہ ماؔہر کی کہ دم نکلے تو بطحا میں
وہاں پر موت آئے تو مقدر مسکراتا ہے

نعت

یہ خواہش ہے کہ طیبہ میں مرا بھی اک مکاں ہوتا
وہاں جو میہماں آتے ، میں اُن کا میزباں ہوتا

مدینے کی فضاؤں میں شفاء ہے اُن ہی کی برکت سے
مری قسمت بھی بن جاتی اگر میں بھی وہاں ہوتا

میں جو کچھ ہوں، یہ سب کچھ نعت گوئی ہی کی برکت ہے
وگر نہ کیا پتہ مجھ کو کہ میں آخر کہاں ہوتا

نبی کے جاں نثاروں کا سا ہوتا مجھ میں بھی جذبہ
کبھی مجھ میں عیاں ہوتا کبھی مجھ میں نہاں ہوتا

مرے سرکار کے روضہ پہ جب بھی چاہتا جاتا
جو طیبہ میں مقدر سے مرا اک آشیاں ہوتا

مری نعتیں بھی سعدیؔ کی طرح مقبول ہوں ماہرؔ
میں قسمت کا دھنی ہوتا تو پھر ایسا کہاں ہوتا

نعت

یہ حسرت ہے کبھی سرکار کا میں نقشِ پا دیکھوں
کہ جن پر آپؐ گزرے نور کا وہ سلسلہ دیکھوں

وہ دارالامن دیکھوں اور وہ دارالشفا دیکھوں
یہ خواہش ہے مرے دل میں کہ شہرِ مصطفیٰ دیکھوں

جمالِ سرورِ عالم کی ہے منظر کشی کیسی
کبھی واللّیل میں دیکھوں، کبھی شمس الضحیٰ دیکھوں

مرے آقا سے یوسف نے لیا ہے حُسن کچھ ایسا
ضیا ہے مُفتخر جس پر وہ روئے پُر ضیا دیکھوں

یہ خواہش ، شہرِ طیبہ دیکھتے ہی جاگ اٹھتی ہے
خدایا شافعِ محشر کی بستی بارہا دیکھوں

تصوّر میں ہو یا تصویر میں ، میں دیکھ لیتا ہوں
خدایا میں حقیقت میں وہ نورانی فضا دیکھوں

مرے سرکار جن کو تو غریبوں سے محبت تھی
میں اپنے سر کی آنکھوں سے کبھی وہ آسرا دیکھوں

میرے سرکار جس خطے میں اب آرام فرما ہیں
وہاں کے میں شجر دیکھوں ،حجر ،صحرا قبا دیکھوں

انس یونس ہو مونس ہو صبا بھی صالحہ بھی ہو
عجب لطف آئے گا جو یوں مدینے کی ضیا دیکھوں

یہ ماہؔر کی تمنا بھی خدایا کاش برآئے
کہ میں غارِ حرا دیکھوں ،میں وہ صُفّہ صفا دیکھوں

00000

نعت

دو جہاں کے آقا کی بات میں نے مانی ہے
رب کے بعد آقا کی دل پہ حکمرانی ہے

ذکرِ سرورِ عالم کررہا ہوں میں جب سے
میرے قلب کو حاصل کیف و شادمانی ہے

غیر کا تصور کیا دل ہے آپؐ کا مسکن
آپؐ کے تصور سے زندگی سہانی ہے

فکر آخرت کرلے وقت ہے ابھی باقی
موت ہے تعاقب میں ایک دن تو آنی ہے

آئے گی دبے پاؤں سب سعادتیں مجھ میں
آپ کی غلامی کی میں نے دل میں ٹھانی ہے

شوق نعت کہنے کا کیوں بڑھے نہ اے ماہؔر
اس میں ہے سکونِ دل ، اس میں شادمانی ہے

نعت

ہے حد سے سوا الفت سرکارؐ مدینہ کی
یوں دل میں مرے چاہت سرکارؐ مدینہ کی

کرتا ہے خدا مدحت سرکارؐ مدینہ کی
کس شان کی ہے رفعت سرکارؐ مدینہ کی

"برکت" میں ہوئی حرکت سرکارِ مدینہ کی
میں کیسے کہوں برکت سرکارؐ مدینہ کی

دشمن کو بھی سینے سے آقاؐ نے لگایا ہے
کیا خوب ہے یہ چاہت سرکارؐ مدینہ کی

تعمیر ہو مسجد کی ، غزوات ہوں یا کچھ ہو
ہر کام میں تھی شرکت سرکارؐ مدینہ کی

ہے نثر میں بھی ماہر، ہے نظم میں بھی ماہر
محفوظ ہے یوں سیرت سرکارؐ مدینہ کی

نعت

خدا کا جو فرماں سنایا نبیؐ نے
صفا پر بُلا کر بتایا نبیؐ نے

کیا عدل قائم عرب میں عجم میں
جو مظلوم تھے حق دلایا نبیؐ نے

خدا کی اطاعت کا دے کر سبق پھر
غلامی سے سب کو نکالا نبیؐ نے

کیے جاتے محروم جو اپنے حق سے
وراثت میں حصہ دلایا نبیؐ نے

ہمیں زندگانی میں ہر ہر قدم پر
سلیقہ طریقہ سکھایا نبیؐ نے

سبھی کے دلوں میں محبت بٹھائی
عداوت کو ماہرؔ مٹایا نبیؐ نے

نعت

میٹھا ہے شہد سے بھی عجب نامِ محمدؐ
کرنا ہے ہمیں خوب یہاں کامِ محمدؐ

ایماں ہے یہ میرا میں جہاں بھی رہوں آخر
مشکل ہوئی آساں جو لیا نامِ محمدؐ

تب جاکے مکمل مرا ایمان ہُوا ہے
احکامِ خدا سمجھے احکامِ محمدؐ

پڑھتا ہے درود آپ پہ جو اس پہ ہمیشہ
انعامِ خدا بھی ہے اور انعامِ محمدؐ

ماؔہر ہے ابھی تک بھی بھٹکتی ہوئی خلقت
دنیا کو بتا دیجئے پیغامِ محمدؐ

00000

نعت

حقیقت لے کے آئے ہیں، محبت لے کے آئے ہیں
مرے آقا صداقت اور شرافت لے کے آئے ہیں

رقابت تھی جہاں بھر میں، رفاقت لے کے آئے ہیں
دیانت لے کے آئے ہیں، امانت لے کے آئے ہیں

مرے آقا کی سب باتیں حکیمانہ ہُوا کرتیں
ہے حکمت مفتخر جس پر وہ حکمت لے کے آئے ہیں

وہ اپنا ہو پرایا ہو، جہاں میں جو بھی رہتا ہو
سبھی کے واسطے آقا مروت لے کے آئے ہیں

جہاں بھر کے لئے رحمت سراپا ذاتِ اقدس تھی
مثالی گفتگو میں وہ حلاوت لے کے آئے ہیں

مرے رب کی رضا کس میں ہے یہ سب سے کہو ماہرؔ
مرے سرکار جنت کی بشارت لے کے آئے ہیں

نعت

صبا! تو میری حالت میرے آقا کو سنا دینا
فراقِ طیبہ میں ہر پل تڑپتا ہے بتا دینا

محبت دل میں کتنی ہے سمائی یہ بتا دینا
اگر مقدور ہو دل چیر کر انؐ کو دکھا دینا

تصور میں مرے ہر دم وہی مینار و جالی ہیں
مرا پیغام آقاؐ سے بچشمِ نم سنا دینا

نجات و مغفرت کا اس سے ساماں ہو ہی جائے گا
کبھی آقا مری بھی نعت سن کر مسکرا دینا

بجز نذرانۂ الفت نہیں ہے پاس کچھ میرے
جو پوچھے حالِ دل ماہرؔ تو بس آنسو بہادینا

OOOOO

نعت

میں پڑھ کے نعتیں نبیؐ کی الفت سبھی دلوں میں بسا رہا ہوں
ہٹا کے دنیا کی الفتوں کو نبیؐ کی عظمت بتا رہا ہوں

گیا خوشی سے مدینہ میں تو کہاں خوشی سے میں آ رہا ہوں
اسی تصور میں رہ رہا ہوں میں دل کو اپنے سجا رہا ہوں

انہیں کے فیض و کرم سے ہر دم نگاہِ مرشد کا یہ اثر ہے
جہاں کی فکروں کو اپنے دل سے بھلا رہا ہوں مِٹا رہا ہوں

ہوا نظارہ جو سبز گنبد کا حالتِ دل بتاؤں کیا میں
مری نگاہیں جھکی ہوئی ہیں میں صرف آنسو بہا رہا ہوں

یہی تمنا ہے میرے دل میں مری بھی اولاد حمد نعتیں
مزید عمدہ سنائیں وہ کل میں آج جیسے سنا رہا ہوں

اسی کے فضل و کرم سے ماؔہر، یہ کام آساں ہُوا ہے مجھ پر
میں جامِ وحدت جو پی رہا ہوں، میں جامِ وحدت پلا رہا ہوں

نعت

پیامِ امن دنیا کو سنانے مصطفیٰ آئے
کہ نفرت کی جگہ الفت بٹھانے مصطفیٰ آئے

تھی ہر سو کفر کی ظلمت ، مٹانے مصطفیٰ آئے
رضا رب کی ہے کس کس میں بتانے مصطفیٰ آئے

اخوت کے دیئے دل میں جلانے مصطفیٰ آئے
جہاں میں امن کا مینار اٹھانے مصطفیٰ آئے

کیا انصاف کو قائم پرایوں اور اپنوں میں
جو تھے مظلوم ، ان کا حق دلانے مصطفیٰ آئے

مٹی جاتی تھیں جو اقدارِ انسانی ، رکھا باقی
تعصب کی دیواروں کو گرانے مصطفیٰؐ آئے

جو صدیوں سے رقابت تھی ، مٹائی ماہرِ آقا نے
قبیلے خاندانوں کو مِلانے مصطفیٰ آئے

نعت

مدینے میں جانے کو جی چاہتا ہے
وہاں گھر بنانے کو جی چاہتا ہے

جو نعتیں کہیں میں نے ، طیبہ میں جاکر
نبیؐ کو سنانے کو جی چاہتا ہے

ہر اک شخص کہتا ہے طیبہ سے آکر
وہاں سے نہ آنے کو جی چاہتا ہے

سجائی جو سرکار کے ذکر کی بزم
ہمیشہ سجانے کو جی چاہتا ہے

سنا تذکرہ جب سے طیبہ کا ماہرؔ
فقط طیبہ جانے کو جی چاہتا ہے

OOOOO

نعت

رب کے نبیؐ کی طاعت کرنا، سب کے بس کی بات نہیں
خود کو سیدھی رہ پہ چلانا، سب کے بس کی بات نہیں

حُبِّ نبیؐ کو دل میں بسانا، سب کے بس کی بات نہیں
ہر پل طیبہ کا دم بھرنا، سب کے بس کی بات نہیں

یوں تو ہے اصحابِ نبیؐ کا رتبہ خوب اونچا لیکن
بکرؓ کے جیسا رتبہ پانا، سب کے بس کی بات نہیں

جن کے مقدر میں ہو سعادت وہ خوش بخت ہی جاتے ہیں
شہرِ مدینہ آنا جانا، سب کے بس کی بات نہیں

رہبر بن کر دردِ دل سے فکرِ اُمّت میں رہنا
مظلوموں کو حق کا دلانا، سب کے بس کی بات نہیں

حکمِ نبیؐ سے واپس آیا دیکھنے والوں نے دیکھا
ڈوبے ہوئے سورج کو بُلانا، سب کے بس کی بات نہیں

فاتح بن کر آئے نبیؐ جب سب دشمن تھے خوف زدہ
الرحمہ دشمن سے کہنا ، سب کے بس کی بات نہیں

آپ نے دی ایمان کی دعوت اس نے کشتی کو للکارا
پل میں رکانہ کو چت کرنا ، سب کے بس کی بات نہیں

جیسی صحابہ میں تھی ضیافت ایسا جذبہ آج کہاں
فاقہ میں مہماں کو کھلانا ، سب کے بس کی بات نہیں

کفر و شرک کا غلبہ ہی تھا دنیا میں تو ہر اک سو
چنگاری ایماں کی جلانا ، سب کے بس کی بات نہیں

فضلِ رب سے ہے یہ ممکن ، فن میں بھی پھر ماہر ہو
شانِ نبیؐ میں شعر کا کہنا ، سب کے بس کی بات نہیں

00000

نعت

اے کاش مدینہ میں ہمارا بھی تو گھر ہو
توفیق ہو دن رات عبادت میں بسر ہو

سنت سے محبت ہو ہمیشہ مجھے مولا!
اور پیکرِ سنت تو ہر اک فردِ بشر ہو

غیروں کے طریقوں کی نہ پرواہ کروں میں
آقا ہی کی سُنت پہ فقط میری نظر ہو

سنت پہ چلے دل سے جو دنیا میں خدایا
چمکا اُسے یوں جیسے ستاروں میں قمر ہو

دن رات لبوں پر یہ دعا ہے مرے اللہ
ہو شام حرم میں تو مدینہ میں سحر ہو

جاتا ہے جو طیبہ یہی کہتا ہے وہ آ کر
اک کاش مدینہ کا پھر اک بار سفر ہو

آواز میں ہو عشقِ بلالؓ کی تڑپ بھی
نعتیں جو پڑھے شوق سے میرا بھی پسر ہو

اسبابِ معیشت سے نظر اپنی ہٹا کر
مسلم کی ہر اک وقت خدا ہی پہ نظر ہو

سعدیؔ کی طرح میرے قلم میں بھی ہو تاثیر
مقبول ہوں اشعار وہ لکھنے کا ہنر دے

بخشش مری آسان ہوئی جائے گی ماہرؔ
رب کا ہو کرم مجھ پہ جو آقاؐ کی نظر ہو

OOOOO

نعت

ان کو سوچوں ، یوں فکر و نظر چاہیئے
نعت لکھنے کا ایسا ہنر چاہیئے

جس سے میرے مسائل بھی حل ہوں سبھی
میرے مولا کرم کی نظر چاہیئے

دفعتاً پھر دعا میں اثر آئے گا
شرط ہے اک یہی چشمِ تر چاہیئے

چومتا ہی رہوں گا عقیدت سے میں
اک فقط آپؐ کا مجھ کو در چاہیئے

لطف آئے گا پھر تو عبادات میں
شہر میں آپؐ کے مجھ کو گھر چاہیئے

عشقِ احمد میں ڈوبا رہوں ہر جگہ
ایسا ماہؔر کو دردِ جگر چاہیئے

نعت

جا کے طیبہ سکوں ہم تو پانے لگے
داغِ دل پھر انہیںؐ ہم دکھانے لگے

سارا فضل و کرم ہے اسی کا جو ہم
نعت لکھنے لگے پھر سنانے لگے

احتراماً جھکی جارہی ہے نظر
ہم مدینہ میں پلکیں بچھانے لگے

ان کے روضے کا دیدار جب ہوگیا
صرف آنسو ہی آنسو بہانے لگے

سبز گنبد کو ہم دیکھ کر دیکھ کر
پیاس نظروں کی اپنی بجھانے لگے

چھاگیا عشقِ احمدؐ کا ایسا جنوں
نعت ہر وقت ہم گنگنانے لگے

شہرِ آقاؐ سے الفت ہوئی اس قدر
خاکِ طیبہ کا سرمہ لگانے لگے

رب کی ماہرؔ عطا ہے ، نبیؐ کا کرم
نعتِ سرور جو ہم بھی سنانے لگے

OOOOO

نعت

طیبہ میں نبی مجھ کو اک روز بلائیں گے
روضہ بھی دکھائیں گے جلوہ بھی دکھائیں گے

جو زخم جگر اپنوں نے ہم کو دیئے ہیں وہ
سرکار کو اب سارے ہم جا کے دکھائیں گے

جب طیبہ کو پہنچیں گے یہ کام کریں گے ہم
پلکوں کو بچھائیں گے نظروں کو جھکائیں گے

ہم شوق سے دیکھیں گے میناروں کو جالی کو
جو پیاس ہے آنکھوں کی اس طرح بجھائیں گے

جی بھر کے نظاروں کو ماہؔر ذرا پھر دیکھو
معلوم نہیں پھر کب سرکارؐ بلائیں گے

OOOOO

نعت

طیبہ کو جب بھی دیکھا ہے اشکبار دیکھا
اِس جان و دل کو ان پہ کرکے نثار دیکھا

ہر حکم پر نبیؐ کے سب کچھ نثار دیکھا
ہر چیز کی صداقت میں یارِ غار دیکھا

دیکھو تو سبز گنبد میں کس قدر کشش ہے
یہ دل کہاں بھرا ہے گو بار بار دیکھا

کیا اپنا کیا پرایا، سب نے گواہی دی ہے
بیکس یتیم کا جو اک اُن کو یار دیکھا

اک سمت دودھ پیتے، اوروں کا حق نہ لیتے
انصاف کا کچھ ایسے ہم نے شعار دیکھا

محبوب رب کے ہیں وہ، مقبول سب کے ہیں وہ
ہر شئے کو جاں نبیؐ پر کرتے نثار دیکھا

گھر بار سب لٹا کے فرحاں ہیں اور شاداں
صدیق کا محبت میں یوں خمار دیکھا

گذری ہیں چودہ صدیاں، رکتا نہیں وہ دریا
خیرات اُن کی بٹتے لیل و نہار دیکھا

ممکن نہیں ہے ماہرِ منظر کشی وہاں کی
بس ہر کسی کو روتے زار و قطار دیکھا

OOOOO

نعت

نبیؐ کی سنتوں پر کاش میں بھی گامزن ہوتا
سنورتی زندگی میری جو سنت کا چلن ہوتا

میرے سرکار کے الفاظ ہوتے مختصر لیکن
مطالب کے سمندر جن میں ہوتے وہ سخن ہوتا

خدا کا حکم ہوتا ہے زباں آقاؐ کی رہتی ہے
نہ بڑھتا ہے نہ گھٹتا ہے جو ہوتا من وعن ہوتا

دلوں میں سب کے ہر اک پل تمنائیں مچلتی ہیں
زمیں ہوتی وہیں میری ، وہیں کا ہی کفن ہوتا

مرے آقا کی سنت پر جو ہوتا میں اگر عامل
گناہوں سے میں بچتا اور پھر پاکیزہ من ہوتا

نظر آئے جہاں سے سبز گنبد مجھ کو اے ماہرؔ
وہاں میرا مکاں ہوتا خوشی میں میں مگن ہوتا

نعت

آپؐ کی ہر صدا ہر ادا معجزہ
زندگی کا ہے ہر مرحلہ معجزہ

ایک اک حرف صدیوں سے محفوظ ہے
حشر تک ہے یہ قرآن کا معجزہ

چل کے آئے شجر اور گواہی بھی دی
روز و شب کا تھا وہ سلسلہ معجزہ

کوچ کرتی گئیں ساری بیماریاں
آپؐ کے شہر کی ہے صبا معجزہ

بوبکرؓ آپ کے ، غار کے یار ہیں
حشر تک پاس ہیں ، آپ کا معجزہ

رب کے دربار میں آتے جاتے رہے
کس قدر آپ کا ہے بڑا معجزہ

آپ کا لفظ ہر لفظ محفوظ ہے
یہ بھی کچھ کم نہیں آپؐ کا معجزہ

آپؐ کے حکم سے چاند شق ہوگیا
چت رکانہ ہوا آپؐ کا معجزہ

دی سلامی شجر نے حجر نے تمہیں
یہ بھی سرکارؐ کا ہے کھلا معجزہ

حکمِ آقاؐ سے سورج پلٹ آگیا
واہ کیا معجزہ آپؐ کا معجزہ

جو زیارت کیا وہ صحابی بنا
یہ مقدس ہُوا آپ کا معجزہ

نعت ماؔہر لکھے آپ ہی کے طفیل
حشر تک ذکرِ خیر الوریٰ معجزہ

00000

نعت

مرے ہادی مرے آقا و رہبر یاد آتے ہیں
غریبوں بے کسوں کے مجھ کو یاور یاد آتے ہیں

حرارت جسم میں پھر دوڑنے لگتی ہے ہر اک پل
مجھے جس وقت وہ اصحابِ خیبر یاد آتے ہیں

سنے گر غور سے کوئی تو ہوجائیں رواں آنسو
جو تھے اس جسمِ اطہر پر وہ پتھر یاد آتے ہیں

مرے آقا کا چہرہ سرخ فوراً ہوگیا سن کر
اسامہ کی شفاعت پر وہ تیور یاد آتے ہیں

بسے ہیں آنکھوں میں منظر وہ کعبہ کے مدینہ کے
مجھے رہ رہ کے وہ محراب و منبر یاد آتے ہیں

سفر مخفی اگرچہ تھا مگر صادق تھے سب ساتھی
وہ ہجرت کے سفر کے مجھ کو رہبر یاد آتے ہیں

مرے آقا مرے مولا نے جو تکلیف جھیلی ہے
شکم پر آپ نے باندھے جو پتھر یاد آتے ہیں

ابوبکرؓ و عمرؓ ، عثماںؓ علیؓ کی جو ادائیں تھیں
نبیؐ پر جاں نثاری کے وہ منظر یاد آتے ہیں

سفر میں ہوں حضر میں ہوں، صحابہ ساتھ تھے انؐ کے
مجھے ہر دم وہی چہرے منور یاد آتے ہیں

کوئی کیسی کٹھن منزل ہو وہ حق پر ہی ہوتے تھے
صداقت کے عدالت کے وہ پیکر یاد آتے ہیں

نبیؐ سے جن کو نسبت ہے مجھے ماہرؔ ہے ربط ان سے
میں جب بھی نعت لکھتا ہوں تو عسکر یاد آتے ہیں

OOOOO

نعت

جب ذکرِ پیمبر ہوتا ہے پرنور ردائیں چھاتی ہیں
ماحول معطر ہوتا ہے ، انفاس کو یہ مہکاتی ہیں

جب نعتِ نبی میں کہتا ہوں، مسرور مرا دل ہوتا ہے
سرکار کی یادیں آ آ کر ایماں کو مرے گرماتی ہیں

سب اجر عبادت پاتے ہیں سنتے ہیں جو نعتوں کو دل سے
سرکار کی نورانی باتیں اللہ کی رحمت لاتی ہیں

جب ذکرِ نبیؐ چھڑتا ہے یہاں محفل کا بدل جاتا ہے سماں
رحمت کی گھٹائیں اٹھتی ہیں انوار کو پھر برساتی ہیں

الفاظ چلے آتے ہیں خود، ہم نعت جو کہنے بیٹھتے ہیں
اشعار بھی موزوں ہوتے ہیں، یادیں جو نبیؐ کی آتی ہیں

لگتا ہی نہیں ہے دل اپنا دیدار، تمنا بڑھتی ہے
ہر لحظہ ہمیں اب اے ہمدم طیبہ ہی کی یادیں آتی ہیں

چاہے وہ لعل و گوہر ہوں، چاہے ذرّے ہوں یا جو ہوں
سرکارؐ کی بستی کی مجھ کو تو ساری چیزیں بھاتی ہیں

سرکارؐ کی سیرت پڑھ پڑھ کر، جب نعت میں کہنے لگتا ہوں
انوار میں گھر جاتا ہوں اور رحمت کی گھٹائیں چھاتی ہیں

میں محوِ عشقِ نبیؐ ہو کر کہتا ہوں نعتیں اے ماہرؔ
کیا جانیے کیوں ہر محفل پر وہ نعتیں ہی چھا جاتی ہیں

OOOOO

نعت

تصوّر میں جو طیبہ ہو بہکنا بھول جاؤ گے
حقیقت میں جو دیکھو گے زمانہ بھول جاؤ گے

کئی دن تک جہاں ہوتی تھی اُنؐ کی جلوہ فرمائی
حرا کو دیکھ لو گے طورِ سینا بھول جاؤ گے

جو دیکھو گے اگر لٹتی ہوئی خیرات طیبہ میں
تو حاتم کی سخاوت کا زمانہ بھول جاؤ گے

اگر دیدارِ کعبہ ہو تو ہو گی خود فراموشی
جو دیکھو گنبدِ خضریٰ زمانہ بھول جاؤ گے

مرے آقا پہ کیوں قرآں ہُوا نازل ، اگر سمجھو
تو پھر جھگڑوں میں قرآں کو اٹھانا بھول جاؤ گے

مرے سرکار کی برکت ، حلاوت اِس میں شامل ہے
پیو جو آبِ زمزم ، جام و مینا بھول جاؤ گے

چنبیلی ، مشک ، عنبر اپنی خوشبو پر نہ نازاں ہوں
پسینہ انؐ کا سونگھو گے مہکنا بھول جاؤ گے

مرے سرکارؐ سے سچی محبت ہو اگر ماہرؔ
کھڑا ہو کر یہ کھانا اور پینا بھول جاؤ گے

OOOOO

نعت

دربار رب میں یوں لگا مغفور ہوگئے
گویا کہ ہم تو نور سے معمور ہوگئے

کیا پوچھتے ہو حال دلِ زائرین کا
طیبہ کے گلستاں سے جو مسرور ہوگئے

دیدار جب سے آپ کے گھر کا ہُوا ہمیں
رنج و الم تھے جتنے ، سبھی دور ہوگئے

بیت الحرام جاتے ہی ایسا لگا ہمیں
دل نور سے ہمارے تو معمور ہوگئے

مشکل ضرور ہے مگر آسان بھی تو ہے
سنّت پہ چل کے لوگ تو مغفور ہوگئے

عظمت خدا کے گھر کی بتائیں تو کس طرح
ماحول نور نور تھا پرنور ہوگئے

پہچان یوں ہماری زمانے میں بن گئی
سرکارؐ کے طفیل میں مشہور ہوگئے

مسحور کن نظاروں میں دِل خوش بھی تھا مگر
ماؔہر تو لوٹ آنے سے مجبور ہوگئے

OOOOO

نعت

کرم سے اسی کے حرم دیکھ آئے
مسرت سے ہم دم بہ دم دیکھ آئے

کریں شکر جتنا ادا ہم ، یہ کم ہے
کہ ہم ان کے نقشِ قدم دیکھ آئے

وہ مسجد کا منظر وہ گنبد کا منظر
مقدر سے با چشمِ نم دیکھ آئے

جہاں شاہ بھی ، بن کے ٹھہرے گداگر
وہ آقاؐ کا جاہ و حشم دیکھ آئے

خدا کی عطا ہے ، نبیؐ کی عنایت
منور منور حرم دیکھ آئے

عقیدت سے نظریں جھکی جارہی ہیں
وہاں سر بھی شاہوں کے خم دیکھ آئے

وہاں کے نظارے ، میں جی بھر کے کرلوں
یہ حسرت کہے ہے کہ کم دیکھ آئے

مناظر کو کیسے مقید کریں ہم
سبھی کو جو باچشمِ نم دیکھ آئے

ارادہ کیا نعتِ سرور کا ماؔہر
منور ورق اور قلم دیکھ آئے

OOOOO

نعت

درود جب سے پڑھا ہے زبان روشن ہے
زبان ہی نہیں میرا مکان روشن ہے

جو سوچتا ہوں تو یہ ذہن و دل مُعطّر ہیں
ہے آپ ہی کا تصور گمان روشن ہے

جو خاکِ طیبہ عقیدت سے میں نے چومی تھی
میرے لبوں پہ ابھی تک نشان روشن ہے

جہاں جہاں سے بھی سرکارؐ میرے گزرے ہیں
قدومِ پاک کا ہر اک نشان روشن ہے

جو لوگ راہِ نبیؐ پر تمام عمر چلے
انہیں کا آج تلک کاروان روشن ہے

گئے وہ عرش پہ جس راستے سے اے ماہؔر
مقدرات سے وہ آسمان روشن ہے

نعت

رفعت جہاں کی آپ کے قدموں کی دھول ہے
سرکارؐ کے دیار کا ذرّہ بھی پھول ہے

طیبہ کی سرزمین زمینِ رسول ہے
جینا وہاں قبول ہے، مرنا قبول ہے

ہوتی ہے خوب بارشِ انوار ہر طرف
دن رات برکتوں کا وہاں پر نزول ہے

یہ آرزو ہے طیبہ ہی مدفن بنے مرا
شہروں میں پُرسکون تو شہرِ رسولؐ ہے

رب کی عطا ہے، میری زباں جس سے تر ہے وہ
ذکرِ رسولؐ ہے کبھی نعتِ رسولؐ ہے

اللہ کا کرم ہے بڑا تجھ غلام پر
ماہرؔ تری زباں پہ جو ذکرِ رسول ہے

نعت

نظر کو میں روشن کیئے جارہا ہوں
زیارت کے آداب سکھلا رہا ہوں

خدا کا کرم ہے نبیؐ کی عنایت
میں نعتِ نبیؐ جو کہے جارہا ہوں

سبق جو ملا میرے آقا سے مجھ کو
وہی روبرو سب کے دہرا رہا ہوں

ملی خاکِ طیبہ کہ جس میں شفا ہے
مسرت سے میں جھومتا جارہا ہوں

کوئی اور پیغام کیا ہے مرے پاس
نبیؐ کا ہی پیغام پہنچا رہا ہوں

نبیؐ سے محبت ہوئی جب سے مجھ کو
میں کیسے بتاؤں میں کیا پارہا ہوں

نبیؐ کی غلامی ہوئی جب سے حاصل
ہر اک پل میں دنیا کو ٹھکرا رہا ہوں

بلائیں گے آقاؐ مجھے اپنے در پر
دلِ مضطرب کو میں سمجھا رہا ہوں

خوشی سے گیا تھا میں طیبہ کو ماہرؔ
مگر ہجر کے درد سے آرہا ہوں

OOOOO

نعت

وہ کعبہ یاد آتا ہے مدینہ یاد آتا ہے
حرا و ثور کا مجھ کو وہ گوشہ یاد آتا ہے

مُقیّد ہے مری آنکھوں میں طیبہ کا ہر اک منظر
جو گزرا ہے وہاں اک ایک لمحہ یاد آتا ہے

مرے سرکارؐ کی کیسی قناعت تھی ذرا دیکھو
مجھے رہ رہ کے آقاؐ کا وہ حجرہ یاد آتا ہے

مری آنکھیں برستی ہیں ، یہ دل ہوتا ہے بے قابو
مجھے جس وقت بھی ہجرت کا نقشہ یاد آتا ہے

اویسِ قرن کا رونا ، تڑپنا عشقِ احمدؐ میں
وہی دندان کا رہ رہ کے قصہ یاد آتا ہے

مرے مولا! زیارت کا شرف ماؔہر کو مل جائے
مدینہ شہر کا ہر ایک ذرّہ یاد آتا ہے

نعت

کبھی تفکر سے دیکھئے کیسے ذکر عالی مقام آیا
کلامِ رب کی ہر ایک آیت میں ذکرِ خیرالانام آیا

نظر میں میری رہا ہے کعبہ، نظر میں میری رہا مدینہ
مرے تصور میں طیبہ آیا، کبھی تو بیت الحرام آیا

سفر کا منظر عجب ہے ہمدم! زباں سے کیسے بیاں کروں میں
درود سے تر بہ تر زباں ہے کہ نامِ خیرالانام آیا

کبھی تصور میں آپ آئے تو حال میرا یہی رہا ہے
کبھی تو لب پر درود آیا، کبھی تو لب پر سلام آیا

میں نعت کہتا رہوں ہمیشہ، میں نعت لکھتا رہوں ہمیشہ
ہے خوش نصیبی کہ عاشقانِ نبی میں ماؔہر کا نام آیا

00000

نعت

مدینے کا بیحد سفر خوبصورت
وہ رستے کے سارے شجر خوبصورت

مدینے کے شام و سحر خوبصورت
وہاں ہوگئی چشمِ تر خوبصورت

نظارہ ہے پر کیف طیبہ کا ہر اک
سماں نور کا کس قدر خوبصورت

نبیؐ کے جو اصحاب ہیں ان میں چاروں
بہت خوب ہیں ہم سفر خوبصورت

تلاوت سے ہے وہ مُعطّر مُعطّر
ہیں طیبہ میں شام و سحر خوبصورت

محبت کے جذبے ، میں طئے کررہا ہوں
کہ ہے روح کا یہ سفر خوبصورت

وہ سرسبز گنبد کا کر کے نظارا
ہوئی اپنی بھی چشمِ تر خوبصورت

سراپا حسیں ہے حسیں سے حسیں تر
وہ دیوار ہو یا ہو در خوبصورت

لکھو نعتِ سرور ، دیا اُس نے فن جب
ہے سب کے لئے یہ ڈگر خوبصورت

وہاں سے جو آتا ہے ، کہتا ہے ماہرؔ
مدینہ کے آٹھوں پہر خوبصورت

OOOOO

نعت

خود خالقِ اکبر ہے ثناخوانِ محمدؐ
کیا شان ہے کیا شان ہے کیا شانِ محمدؐ

سرکار کی مدحت میں ہے قرآن مکمل
فرمانِ خدا ہی تو ہے فرمانِ محمدؐ

خود اس کے مقدر کو بھی رشک آئے گا اُس پر
بن جائے جو قسمت سے ثنا خوانِ محمد

فرمانِ خدا اور رسالت کی صدا ہے
صدیق کے گھر ہے یہی سامانِ محمدؐ

مسرور وہ ہو جائے گا دونوں ہی جہاں میں
قسمت سے جو پا جائے گا فیضانِ محمد

ایمان ہو رائی کے برابر کسی دل میں
جنت کا ہے حقدار ، ہے فرمانِ محمدؐ

کونین کی برکات ملیں گی ہمیں ہر دم
تھامے رہیں ہر وقت جو دامانِ محمدؐ

عابد کو ملایا ہے جو معبود سے ماہرؔ
احسان ہے احسان ہے احسانِ محمدؐ

OOOOO

نعت

سیرت مصطفیٰ کیا بیاں ہو کام یہ میرے بس کا نہیں ہے
یہ تو ہے ایک ایسا سمندر جس کا کوئی کنارہ نہیں ہے

ہم نے دیکھا مدینہ میں جیسا ویسا کوئی نظارہ نہیں ہے
پرسکوں شہر ہے ایک طیبہ یوں کوئی شہر پیارا نہیں ہے

روزِ محشر شفاعت کریں گے مجھ گنہگار کی میرے آقا
اک یہی تو سہارا ہے اپنا اور کوئی سہارا نہیں ہے

میری آنکھوں میں ہے سبز گنبد رات دن ہے اسی کا تصور
یاد میں ان کی جینا ہے مرنا ماسوا اور چارہ نہیں ہے

سنتوں سے محبت ہے مجھ کو زندگی میں مری بندگی ہو
اور طریقہ کوئی زندگی میں دوستو اب گوارا نہیں ہے

حُسنِ یوسف لیا آپ ہی سے، آپ کا حُسن ہی اس طرح تھا
خود ہی یوسف بھی یہ کہہ اٹھیں گے آپ سا حُسن دیکھا نہیں ہے

میرے لب پر یہی اک دعا ہے میرا مسکن ہو بس صرف طیبہ
موت مجھ کو مدینہ میں آئے اور کوئی تمنا نہیں ہے

ایک مدت ہوئی ہے ابھی تک سبز گنبد کا دیدار کرتے
پیاس نظروں کی بجھتی نہیں ہے اور دل ہے کہ بھرتا نہیں ہے

زندگی میں مری بندگی ہو، سنتوں سے محبت ہو مجھ کو
چھوٹے دامن خدا اور نبی کا مجھ کو ہرگز گوارا نہیں ہے

ہر عمل سنتوں کے مطابق میں نے ماہر مدینہ میں دیکھا
اتباعِ نبیؐ کا یہ جذبہ اور کہیں میں نے دیکھا نہیں ہے

OOOOO

نعت

ذہن میں طیبہ ہی کا نقشہ ، کل بھی تھا اور آج بھی ہے
دل میں عقیدت کا وہ جذبہ ، کل بھی تھا اور آج بھی ہے

آپؐ سخاوت کے دریا ہیں پھیلائے ہیں ہاتھ سبھی
آپؐ کے گھر سے جاری دریا ، کل بھی تھا اور آج بھی ہے

شافعِ محشر ، ساقیِ کوثر ہیں میرے غم خوار وہی
میرے نبی جی کا میں شیدا ، کل بھی تھا اور آج بھی ہے

میرے رب کے فضل و کرم سے ہر لمحہ جیون میں مرے
پیشِ نظر آقاؐ کا اسوہ ، کل بھی تھا اور آج بھی ہے

نعتِ نبی جب بھی کہتا ہوں ، پاتا ہوں تسکین بہت
میرے تصور میں وہ روضہ ، کل بھی تھا اور آج بھی ہے

کیسے نمازیں ضائع ہوں گی ، کیسے ہوں گے ہم محروم
ذہن و دل میں حج کا خطبہ ، کل بھی تھا اور آج بھی ہے

بات یہ سچی سیدھی سی ہے سب کو بھی یہ ہے معلوم
شاہِ اُمم سے اپنا رشتہ ، کل بھی تھا اور آج بھی ہے

نعتِ نبی لکھتا رہتا ہوں اور سنتا بھی ہوں دن رات
لب پہ مرے چاہت کا نغمہ ، کل بھی تھا اور آج بھی ہے

کیسے بتاؤں تم کو لوگو آقا کی ہے شان جدا
بزمِ تصور میں وہ جلوہ ، کل بھی تھا اور آج بھی ہے

میرے نبی کی صورت سب سے پیاری ہے اور سب سے حسیں
سیرت کا بھی اعلیٰ رتبہ ، کل بھی تھا اور آج بھی ہے

میرے دل کا گھر تو ان کی یادوں ہی کا ہے مسکن
جان و دل پر ان کا قبضہ کل بھی تھا اور آج بھی ہے

چاہے مرض کوئی ہو ماہر ، ہوگی شفا گھبراؤ نہیں
صلِّ علیٰ کا پیارا نسخہ ، کل بھی تھا اور آج بھی ہے

00000

نعت

اے حبیبِ خدا شہر طیبہ میں مجھ کو بلائیں تو قسمت چمک جائے گی
میں ہوں بے چین روضہ کے دیدار کو گر کرائیں تو قسمت چمک جائے گی

اپنی امت کی کتنی تھی فکر آپ کو ہر جگہ آپ نے یاد رکھا ہمیں
حوضِ کوثر پہ آقا ہمیں آبِ کوثر پلائیں تو قسمت چمک جائے گی

گو میں قابل نہیں، میں گنہگار ہوں، ہاں مگر آرزو ہے یہی ہر گھڑی
اپنا جلوہ مجھے خواب ہی میں سہی گر دکھائیں تو قسمت چمک جائے گی

ذرہ ذرہ مدینے کا حق میں مرے، آقا لعل و گہر سے تو کچھ کم نہیں
ہے یہی التجا شہرِ طیبہ میں مجھ کو بسائیں تو قسمت چمک جائے گی

آپ کی شان میں نعت لکھتا رہوں، جھوم کر محفلوں میں سناتا رہوں
روزِ محشر مجھے دیکھ کر آپ بس مسکرائیں تو قسمت چمک جائے گی

جس قدر تھا صحابہؓ سے سرکارؐ کو انس و اخلاص یہ تو بڑی بات ہے
ان کے عشرِ عشیر آپ ماہرؔ اگر پیار پائیں تو قسمت چمک جائے گی

نعت

کوئی خالی لوٹا نہ آقاؐ کے در سے یہ رحمت نہیں ہے تو پھر اور کیا ہے
میسر تھا جو بھی وہی دے دیا ہے، محبت نہیں ہے تو پھر اور کیا ہے

فلک پر بلا کر جو دیدار بخشا تمام انبیاء کی امامت بھی بخشی
خدا کو حبیبِ خدا سے بتاؤ محبت نہیں ہے تو پھر اور کیا ہے

زمیں، آسماں، چاند، سورج، ستارے، شجر اور حجر بھی ہیں خدمت میں سارے
نہ کیوں ہوں اشارے پہ آقاؐ کے قرباں یہ رفعت نہیں ہے تو پھر اور کیا ہے

تخاطب کا انداز ہے کتنا پیارا کہیں طٰہٰ یٰسیں کہا ہے خدا نے
سراجاً منیرا کہا ہے کہیں پر یہ مدحت نہیں ہے تو پھر اور کیا ہے

لبوں پر ہے میرے محمدؐ محمدؐ یہ میرے لئے کم نہیں ہے سعادت
نبیؐ کی محبت میں سرشار ہوں میں یہ قسمت نہیں ہے تو پھر اور کیا ہے

جو توفیق نعت نبیؐ کی ہوئی ہے، خدا کا ادا میں کروں شکر ماہرؔ
سبھی سن کے محفل میں یہ کہہ رہے ہیں، سعادت نہیں ہے تو پھر اور کیا ہے

نعت

رسولِ اعظمؐ ، رسولِ اکرمؐ ، رسولِ خاتمؐ سلام لے لو
جنابِ عالی میں آ گیا ہے شکستہ دل کا پیام لے لو

بچشم نم ہے غلام حاضر کہ تم ہو ناظر پیام لے لو
محبتوں سے عقیدتوں سے یہ بھیجتا ہے سلام لے لو

وسیلہ ہے اک فقط تمہارا ،کوئی نہیں ہے یہاں ہمارا
ادب سے حاضر ہے دُکھ بھرے دِل سے آج اس کا پیام لے لو

مدینہ آیا ہوں داستانِ الم سنانے بچشم نم میں
ذرا سی قدموں کی خاک دے کر یہ جاں متاعِ تمام لے لو

درود کا ورد ہے زباں پر ، سلام کا ورد ہے زباں پر
صبا کے ہاتھوں جو ہم نے بھیجی خبر ہماری تمام لے لو

یہ مانا جھولی میں میری کوئی متاعِ علم و عمل نہیں ہے
حقیر مجھ سے غلام سے بھی نبی جی کوئی تو کام لے لو

میں ہند سے آ گیا ہوں آقاؐ غلام اپنا بنالو مجھ کو
میں ایک مدت سے منتظر ہوں کوئی تو مجھ سے بھی کام لے لو

فراقِ طیبہ نہیں گوارا کہیں نہ ہوجاؤں بے سہارا
مرا کوئی تحفۂ عقیدت خدا را خیرالانام لے لو

غلام ماؔہر ہے آپ ہی کا فراقِ طیبہ میں مضطرب ہے
سلام لے لو، پیام لے لو، پیام لے لو، سلام لے لو

OOOOO

نعت

ہم دور مدینہ سے ہیں مگر یادوں میں گزارا کرتے ہیں
دن رات تصور میں ہم بھی طیبہ کا نظارا کرتے ہیں

منجدھار میں جب کشتی آئے ہم رب کو پکارا کرتے ہیں
طوفان کا رخ پھر جاتا ہے، ہلکا وہ اشارہ کرتے ہیں

سنت پہ عمل کے جذبے کو ہم خوب ابھارا کرتے ہیں
ہم اپنے دل میں یوں ان کی الفت کو بسایا کرتے ہیں

اے کاش ہمیں بھی طیبہ میں تھوڑی سی زمیں مل ہی جاتی
ہر وقت جو اُن سے دوری ہے ہم کب یہ گوارا کرتے ہیں

ہم بزمِ نعت سجاتے ہیں، آتی ہیں جو یادیں آقاؐ کی
پھر نعتِ نبیؐ پڑھ کر ماہرؔ ہر شام گذارا کرتے ہیں

OOOOO

نعت

حاجیوں کا سوئے طیبہ کارواں اچھا لگا
اور نم آنکھوں سے رخصت کا سماں اچھا لگا

ایسا منظر دیکھنے کو مل نہ پائے گا کہیں
ہاں مدینے کا مجھے ہر اک سماں اچھا لگا

رازداں تھے خاص جو حضرت خدیفہؓ آپ کے
رازداروں میں مجھے یہ رازداں اچھا لگا

پھر نہ آئی قدردانی دیکھنے میں یوں کہیں
آپؐ کے دربار کا ہر میزباں اچھا لگا

آپؐ کی تقلید میں اور دین کی تبلیغ میں
جو صحابہؓ کا تھا وہ عزمِ جواں اچھا لگا

واہ نعتِ مصطفٰی کہنے میں ہو ماؔہر بہت
ہر کسی کو آپؐ کا طرزِ بیاں اچھا لگا

نعت

فضلِ خدا ہے دل میں ہے الفت رسول کی
جنت میں لے کے جائے گی چاہت رسولؐ کی

ایمان کی صدا ہے محبت رسولؐ کی
رب کا ہے شکر دل میں ہے عظمت رسولؐ کی

ہر بات میں ہے چھپی ہے نصیحت رسولؐ کی
تفریح میں رہی ہے متانت رسولؐ کی

وہ جانتے ہیں رب کو ، انہیں جانتا ہے رب
ممکن نہیں ہے مجھ سے تو مدحت رسولؐ کی

ہر وقت اے خدا یہ دعا مانگتا ہوں میں
دل پر رہے ہمیشہ حکومت رسولؐ کی

ہر خاص و عام آپ سے ہوتا ہے فیض یاب
صدیوں سے چل رہی ہے سخاوت رسولؐ کی

کل انبیا کھڑے ہیں بڑے احترام سے
سب مقتدی ہیں اور امامت رسولؐ کی

محشر میں کامیاب وہ ہوگا ، یقین ہے
جو شوق سے کرے گا اطاعت رسولؐ کی

حاصل مجھے ہو کاش یہ ، حاصل مجھے ہو کاش
رب کی رضا ہو اور عنایت رسولؐ کی

آخر میں سب سے آئے ہیں ، طئے ہے مگر یہی
ہر اک نبی سے بڑھ کے ہے عظمت رسولؐ کی

ماؔہر میں جس قدر بھی کروں ناز ، کم ہے یہ
قسمت سے مل گئی مجھے نسبت رسولؐ کی

00000

نعت

یہ زمین آسماں اور سارا نظام
آمدِ مصطفیٰؐ پر ہُوا اہتمام

ہے مقدس مبارک نبیؐ جی کا نام
خاتم الانبیاء اور خیرالانام

رات دن پڑھتے ہیں ہم درود و سلام
اے شفیع الوریٰ السلام السّلام

بہرِ ذکرِ نبیؐ وقف ہم ہوگئے
نعت سننا سنانا ہی ہے اپنا کام

انبیاء کی امامت بھی کی آپؐ نے
آپ پر ہی نبوت ہوئی ہے تمام

رب نے مہماں نوازی جو کی آپؐ کی
رب نے خود ہی کیا عرش پر اہتمام

صاف لفظوں میں لکھا ہے قرآن میں
بھیجتا ہے خدا بھی نبی پر سلام

آپؐ کی پیروی میں رکھی ہے نجات
فخر ہے مجھ کو سرکار کا ہوں غلام

ہے توکّل خدا پر وہ وقت آئے گا
روضہ کے سامنے میں بھی بھیجوں سلام

جس جگہ آپ آرام فرما ہوئے
اس جگہ کاش ماؔہر کی ہوجائے شام

OOOOO

نعت

حاصل ہو مجھے کاش کہ عرفانِ مدینہ
بٹتا ہے ہر اک وقت جو فیضانِ مدینہ

اللہ نے دی ہے اسے جب عزت و رفعت
کیا کوئی بیاں کرسکے پھر شانِ مدینہ

ایمان ہے اپنا ، یہی ایقان ہے اپنا
سلطان سے بھی بڑھ کے ہیں دربانِ مدینہ

اے کاش یہ پورا ہو ، یہ اے کاش ہو پورا
مدت سے ہے دل میں مرے ارمانِ مدینہ

وہ لطف وہ رحمت وہ گھنی چھاؤں عجب ہے
مسحور کنِ دل ہے گلستانِ مدینہ

ماؔہر مجھے مل جائے زیارت کی اجازت
اس دل میں مچلتے ہیں جو ارمانِ مدینہ

نعت

احکامِ خدا کے ساتھ میں ہم احکامِ عزیمت بھول گئے
ہم صبر سے ہو کے دور بہت اب حلم و حکمت بھول گئے

وعدے نہ وعیدیں یاد رہیں، ہم رب کی عظمت بھول گئے
غیروں کے طریقے اپنائے، آقا کی سنت بھول گئے

اللہ سے الفت دل میں نہیں، سرکار کی چاہت دل میں نہیں
اصحابِ نبی نے دین کی خاطر جو دی شہادت بھول گئے

ہر گام سہارے غیروں کے، کیا کرنا تھا کیا کر بیٹھے
کرنی تھی قیادت خود ہم کو وہ عزت و رفعت بھول گئے

غیروں کی خوشامد ہے ہر دم، ایمان کی فکریں کچھ بھی نہیں
دنیا کی خاطر اب ہم تو اللہ کی عبادت بھول گئے

تقویٰ و ورع سے دُور ہوئے، انوار سے پھر محروم ہوئے
ہم حرص و ہوس میں ایسے پھنسے اسباقِ قناعت بھول گئے

جلوت کے مزے ہیں اے ماہرؔ، خلوت کے لمحے غائب ہیں
خلوت کا وہ رونا ہم سے گیا، اب ساری ریاضت بھول گئے

OOOOO

نعت

یہ رفعتیں خدا نے دیں نبی کو اس جہان میں
کہ ہو رہا ہے تذکرہ انہیں کا ہر زبان میں

نبی کی نسبتیں ملیں تو پھر سکونِ دل ملا
اب آ رہا ہے لطف بھی نماز میں اذان میں

ارادہ نعت گوئی کا کیا جو میں نے دیکھئے
تو لشکر آئے نور کے عجب مرے مکان میں

خدا کی نصرتیں نبیؐ کے کام میں ہیں اور پھر
ابوبکرؓ ، عمرؓ ، غنیؓ ، علیؓ ہیں کاروان میں

نبیؐ کی ذات ہے ہماری عقل سے بھی ماورئی
چلے ہیں فرش سے وہ عرش تک جو آن آن میں

نعت

وہ دور سے آیا ہے احوال سنانے دو
وہ اشک بہائے گا ہاں اُس کو بہانے دو

نذرانہ عقیدت کا لایا ہے سنانے دو
مدّاحِ پیمبر ہے تم نعت سنانے دو

سرکار سے ہم کو بھی اُلفت ہے عقیدت ہے
اس روح کی نسبت کا کچھ فیض اٹھانے دو

یہ اشک ہیں سرمایہ کچھ پاس نہیں ورنہ
اشکوں کے یہ موتی ہیں کچھ ان کو لٹانے دو

سوئے ہوئے جذبوں کو وہ اپنے جگاتا ہے
جذبوں کو جلاتا ہے ماؔہر تو جلانے دو

نعت

زمانے بھر میں تھی بے قراری اسے عجب اک قرار آیا
یتیم خوش ہیں ضعیف خوش ہیں کہ قوم کا غم گسار آیا

نبی سے الفت ہے دل میں میرے عزیز تر ہے وہ جان سے بھی
مرے ہی آقا کی نسبتوں سے جہاں میں سارا وقار آیا

مصیبتیں ختم ہو رہی ہیں کہ راحتیں مجھ کو مل رہی ہیں
نبی کے روضہ پہ اُنؐ کو اپنا سنا کے میں حالِ زار آیا

وہ بیت مقدس میں انبیاء کی حضور اقدس نے کی امامت
نبیؐ کی عظمت تو دیکھو اُن پر سلامِ پروردگار آیا

نبیؐ کی اُلفت ہے دِل میں ایسی سنا ہے میں نے جو نامِ احمدؐ
درود آیا سلام آیا لبوں پہ بے اختیار آیا

جو عشق میں ڈوب کر لکھی ہے حضورِ والا کی نعتِ اقدس
تو تب سے ماہرؔ مرے قلم میں عجیب سا اک نکھار آیا

نعت

میں نعت کے لکھنے کا ہنر مانگ رہا ہوں
حسانؓ کی نعتوں کا اثر مانگ رہا ہوں

دنیا ملے عقبیٰ بھی وہ در مانگ رہا ہوں
اک شہرِ مدینہ میں میں گھر مانگ رہا ہوں

نعتیں جو کہیں میں نے وہ مقبول ہوں یا رب
میں اور نہ کچھ زور نہ زر مانگ رہا ہوں

تقدیر چمک جائے گی واللہ مری بھی
سرکار کی مرضی کی نظر مانگ رہا ہوں

عصیاں کے اندھیروں میں ہے دُنیا مری ڈوبی
لِلّٰہ میں نیکی کی سحر مانگ رہا ہوں

قسمت کے شجر کی ہیں سبھی ڈالیاں سوکھی
سرسبز میں قسمت کے شجر مانگ رہا ہوں

شدت سے ضرورت ہے زمانے میں جو ماہر
آقا کے نواسوں کی گذر مانگ رہا ہوں

OOOOO

نعت

میں یوں بے خودی کا اثر دیکھتا ہوں
مدینہ کی اک رہ گزر دیکھتا ہوں

مرادیں ہوں جس در پہ پوری ، میں ایسا
وہی ایک آقا کا در دیکھتا ہوں

بھلا کیا بتاؤں جو پہنچا مدینہ
دعاؤں میں اپنی اثر دیکھتا ہوں

منور معطر فضائیں ہیں ہرسو
عجب حسن ہے میں جدھر دیکھتا ہوں

خطائیں ہیں میری ، عطائیں ہیں اس کی
ادھر میں کبھی تو ادھر دیکھتا ہوں

مدینہ کو آقا سے نسبت ہے ماؔہر
منور جو شام و سحر دیکھتا ہوں

نعت

حرم میں صبح مدینے میں شام ہوجائے
مرے خدا کوئی یوں انتظام ہوجائے

یہ آرزو ہے کہ حاضر غلام ہوجائے
مدینہ جانے کا کچھ انصرام ہوجائے

کبھی تو جاگے خدایا ذرا مری قسمت
نبی کے روضہ پہ میرا سلام ہوجائے

بروزِ حشر پلائیں گے آپؐ امت کو
مرے بھی حصے میں یارب وہ جام ہوجائے

سنے جو کوئی تو وردِ زبان کر ڈالے
مرا کلام یوں مقبولِ عام ہوجائے

مدینہ جاؤں تو پھر لوٹ کر نہ آؤں میں
وہیں پہ زیست کا کُل اختتام ہوجائے

ہر ایک در سے یہ ماہرؔ ہو بے نیاز ایسا
درِ نبی ہی کا سچا غلام ہوجائے

OOOOO

نعت

مدینہ کا ہم تو نگر دیکھ آئے
وہاں کے شجر اور ثمر دیکھ آئے

مدینہ کی ہر رہ گذر دیکھ آئے
ادب سے کھڑے سب شجر دیکھ آئے

مدینہ کا موسم وہ ٹھنڈی ہوائیں
وہ پرنور ساری مطر دیکھ آئے

عرب کا وہ صحرا وہ کہسار اونچے
وہ تازہ بہ تازہ تمر دیکھ آئے

ابوبکرؓ فاروقؓ عثمانؓ علیؓ کے
منور ، معطر وہ گھر دیکھ آئے

ادب سے نکلتا ہے خورشید اس جا
وہ روشن ستارے قمر دیکھ آئے

معطر معطر مدینہ کی شامیں
منور منور سحر دیکھ آئے

مسرت سے چہرہ کھلا جارہا ہے
وہاں کے جو آٹھوں پہر دیکھ آئے

ہر اک شئے پہ رحمت ہی رحمت وہاں ہے
عجب برکتوں کا اثر دیکھ آئے

کہاں وہ مدینہ کہاں ہم سے عاصی
خدا کا کرم اک نظر دیکھ آئے

فقط ناز کرتے ہیں قسمت پہ اپنی
مقدس مبارک جو گھر دیکھ آئے

خدا کا ہے ماہرؔ بڑا فضل تم پر
مقدر سے آقا کا در دیکھ آئے

00000

نظم

یہ پیر و مرشد کا فیض ہے سب جو نظم اپنی سنا رہے ہیں
خدا کے فضل و کرم سے بندوں کو وہ جو کندن بنا رہے ہیں

خدا کے ولیوں کو جو ستائے گا اس سے اللہ خود لڑے گا
نشانہ خود بن رہے ہیں وہ جو نشانہ ان کو بنا رہے ہیں

خدا محافظ ہے اب تو میرا تو پھر مخالف کریں گے کیا ، وہ
مری تباہی کے کتنے نقشے بنا بنا کے مٹا رہے ہیں

جو حق پہ رہتے ہیں اس جہاں میں وہ کیسے باطل سے ڈر سکیں گے
ہوا مخالف ہے لاکھ لیکن دیا وہ اپنا جلا رہے ہیں

یہ سب ہے اسلام سے تعصب ، نہ ہو تعصب تو اور کیا ہے؟
عجب ہے انصاف وہ ہمارے نقوش ہر دم مٹا رہے ہیں

یہ تاج ہم نے دیا ہے ان کو ، لباس ہم نے دیا ہے ان کو
ہمارا حق کس طرح وہ دیں گے ہمارا حق جو دبا رہے ہیں

نصاب کیسا پڑھا انہوں نے ، ہے ان کا استاذ کون آخر؟
کہیں وہ فتنے جگا رہے ہیں کہیں وہ انساں جلا رہے ہیں

وہ تنگ دل ہوگئے ہیں کتنے ، وہ سنگ دل ہوگئے ہیں کتنے
کہ وہ پریشان کر کے سب کو عجب ہے خوشیاں منا رہے ہیں

عجب ہے ظلم وستم کا شیوہ ہمیں پہ بڑھتا ہے دستِ فتنہ
کہیں جہاں میں فساد ہو تو ہمیں کو مجرم بتا رہے ہیں

وہ بھول بیٹھے کہ ہم نے ان کو خود اپنی جاگیریں سونپ دی تھیں
ہمارا حق آج ہم کو دینے عجب وہ طوفاں مچا رہے ہیں

انہیں کا منصف انہیں کا قانون اس لئے ہم ہوئے ہیں بے بس
وہ کر کے بے گھر ہمیں اۓ ماؔہر خود اپنا قبضہ جما رہے ہیں

OOOOO

ترانہ

جامعۃ المؤمنات للبنات نرمل

یہ علم و عمل کا گہوارہ یہ فکر و نظر کا گلشن ہے
ہم برگ وثمر کلیاں اس کی یہ باغ تو ایمن ایمن ہے

یہ فکر و عمل کا مینارہ یہ حسنِ ادب کا سیارہ
یہ دینِ ہدیٰ کا مرکز ہے، یہ دینِ متیں کا شہہ پارہ

اخلاص و توکل سرمایہ ابرار کا ہم پر سایہ ہے
یہ فیض چلا ہے صفہ سے قاسم سے جو ہوکر آیا ہے

اوصافِ خدیجہ سودہ کے آداب سکھائے جاتے ہیں
ازواجِ نبی کے اسوہ کو ہم ہر دم ہی دہراتے ہیں

انوارِ خدا کا مخزن ہے ابرار کا یہ بھی مسکن ہے
انوارِ خدا کے پرتو سے یہ وادئ ایمن روشن ہے

خنسا کے عزائم سنوا کر ہم دل کو سنوارا کرتے ہیں
اس طرح یہاں پر نیکی کے جذبات ابھارا کرتے ہیں

یہ برگ و ثمر صفہ کے ہیں، یہ پھول سبھی بطحا کے ہیں
اعمال جو کچھ ہیں، ہیں لیکن انداز سبھی طیبہ کے ہیں

کردارِ حضرت فاطمہ کو ہر وقت بتایا جاتا ہے
یوں خدمت کا جو جذبہ ہے وہ دل میں بٹھایا جاتا ہے

ہم علم و عمل کی دولت کو سینوں میں بھر کر نکلیں گے
یا حافظہ ہوں یا عالمہ ہوں ہم پختہ بن کر نکلیں گے

ہر طالبہ اس مرکز کی سب کو حسنِ ہنر سے دیکھے گی
اسلام کے ہر ہر حکم کو تو وہ حسنِ نظر سے دیکھے گی

ہر دور میں علمی میداں میں ہر وقت رہیں یہ سب مشغول
اب فضل خاص کرائے مولا۔ خدمات سبھی کی کر مقبول

ہر فرد معاون ہو اس کا ہر مسلم بھائی بھائی ہو
اللہ کا کرم ہو یوں کہ ہر اک اس جامعہ کا شیدائی ہو

خدمات یہ رہ جاتی ہیں یہاں، کیا زر رہے؟ زر ہو جاتا ہے
یہ سب کچھ ہے بس فضلِ خدا ہر معرکہ سر ہو جاتا ہے

مامون رہے ہر ہر شر سے مشہور رہے یہ نزل میں
مقبول رہے، معروف رہے، منصور رہے یہ نزل میں

یہ حضرتِ ماہرؔ کا گلشن سر سبز رہے شاداب رہے
یہ علم و ادب کے گردوں پر روشن مہتاب رہے

OOOOO

ترانہ

ہر دم مہک رہا ہے یہ گلستاں ہمارا　　یہ جامعہ ہمارا ہے آشیاں ہمارا

یہ جامعہ ہمارا یہ جامعہ ہمارا

یہ جامعہ ہمارا یہ جامعہ ہمارا

ہے جامعہ کا ہر جا اک ترجماں ہمارا　　نرمل ہی کیا ہے ہم دم سارا جہاں ہمارا

قرآں حدیث کی ہم تعلیم پا رہے ہیں　　ہم ہیں طیور اس کے یہ گلستاں ہمارا

دینِ حنیف پہونچے ہر ایک گھر یہاں پر　　کچھ رنگ لائے اب یہ دردِ نہاں ہمارا

سارے اساتذہ کو احساسِ وقت بھی ہے　　ہرگز نہ کوئی لمحہ ہو رائیگاں ہمارا

ہر طالبہ سے پوچھو! دیتا ہے دل گواہی　　ہم ہوں جہاں کہیں بھی دل ہے یہاں ہمارا

تعلیم پا رہے ہیں ہر شئے کی ہم یہاں پر　　ہے کیا جہاں میں اپنا سود و زیاں ہمارا

تعبیر خواب کی ہے اسلاف کے ہمارے　　گویا کہ دھوپ میں ہے اک سائباں ہمارا

معصوم لڑکیاں بھی اللہ سے ہیں دعا گو　　پھولے پھلے ہمیشہ یہ گلستاں ہمارا

ہر اک سلیقہ ہم کو اس در سے مل گیا ہے　　دشوار وقت میں ہے یہ پاسباں ہمارا

اسلاف کی دعاؤں سے تیز تر یہ ہوگا　　گو دھیرے دھیرے چلتا ہے کارواں ہمارا

اسلاف کا وہ دردِ دل بھی عطا ہو سب کو　　ماہرؔ بتاؤ سب کو دردِ نہاں ہمارا

ترانہ

جامعہ عائشہ صدیقہ للبنات زمل

یہ علم و ادب کا مخزن ہے یہ علم و عمل کا مسکن ہے
کلیاں ہیں اسی گلشن کی ہم یہ وادی ایمن ہے

یہ مرکز ایسا مرکز ہے، ہیں جس سے ہزاروں دل روشن
خوشبوئے حدیث وقرآں سے دن رات مہکتا ہے یہ چمن

آواز یہاں سچائی کی ہر آن لگائی جاتی ہے
بھر بھر کے سبھی کو وحدت کی مئے خوب پلائی جاتی ہے

ارقم میں چلے تھے جو جو بھی صفحہ میں چلے تھے جو جو بھی
اسباق وہی دہراتے ہیں بطحا میں چلے تھے جو جو بھی

جس نور کو دنیا والوں نے مروہ و صفا پے دیکھا تھا
وہ نور یہاں سے چمکے گا جو نور وہاں پہ چمکا تھا

ہم جہل سے ناطہ توڑیں گے اسلامی علم لہرائیں گے
تعلیم کو حاصل کرتے ہوئے کردار سے گھر مہکائیں گے

ہر رسم مٹا کر دنیا کی ہم زیست میں دین کو لائیں گے
اسلام کی سچی باتوں کو ہم گھر گھر تک پہنچائیں گے

حفصہؓ و خدیجہؓ، سودہؓ کے کردار سکھائے جاتے ہیں
اصحاب محمدؐ کے اِس جا کردار بتائے جاتے ہیں

اخلاق کے زیور ملتے ہیں اخلاق کے گوہر ملتے ہیں
کردار کے پیکر بھی ہیں یہاں اور دین کے جوہر ملتے ہیں

اوصاف جمیلہ اپنا کر زینبؓ و خدیجہؓ نکلیں گی
سب عالمہ بن کر نکلیں گی سب فاضلہ بن کر نکلیں گی

یہ فیض چلا ہے قاسمؒ سے جاری یہ رہے گا برسوں تک
یہ ساری ہیں برکات اس کی یہ فیض چلے گا صدیوں تک

یہ علم و عمل کی شمع ہے تہذیب کا یہ گہوارہ ہے
یہ جامعہ کیا ہے حقیقت میں اسلام کا گہرا سایہ ہے

یہ باغ ریاضؔ انصاری نے خود خون جگر سے سینچا ہے
اخلاق تھا قطرے قطرے میں تب جا کے چمن یہ مہکا ہے

یہ عائشہ صدیقہؓ گلشن اے ماہرؔ سب کو یاد رہے
دن رات دعائیں کرتے ہیں یہ شاد رہے آباد رہے

OOOOO

ترانہ

جامعہ دارالقرآن محلہ موتی نگر، ضلع نرمل

یہ جامعہ دارالقرآں ہے یہ جامعہ دارالقرآں ہے
یہ مرکزِ علمِ قرآں ہے یہ مرکزِ علمِ عرفاں ہے

تحریک صفا کی چلتی ہے آواز حرا کی اٹھتی ہے
ہاں ایک جھلک وہ صفہ کی ہم سب کو یہاں پر ملتی ہے

اخلاص ہے اس کے گارے میں، اخلاص ہے بنیادوں میں بھی
تعمیر میں اس کی جذبہ تھا اک کیف ونشہ یادوں میں بھی

اخلاص و امن و محبت کی بولی ہی بولی جاتی ہے
تعلیم حدیث وقرآں کی دن رات یہاں دی جاتی ہے

کردار بنایا جاتا ہے ، اخلاق سنوارے جاتے ہیں
ہاں طالب چاہے جیسے ہوں ابرار بنائے جاتے ہیں

ہر بات بڑوں کی ملتی ہے ہر بات بڑوں کی چلتی ہے
اسلاف کی اک اک فکر یہاں ہر آن عمل میں ڈھلتی ہے

استاذ ہمارے فاضل ہیں استاذ ہمارے کامل ہیں
استاذ ہمارے عاقل ہیں استاذ ہمارے عامل ہیں

اس بزمِ امجد میں شامل اک ایک سے بڑھ کر ہیرے ہیں
یاقوت و نیلم موتی اور الماس و زمرد جیسے ہیں

اخلاص معتیں ایثار جواں بنیاد میں اس کی شامل ہے
اس باغ کے ذرے ذرے کو اس دور میں شامل حاصل ہے

یہ فیض ہے حضرت امجدؔ کا جو بزم سجائی امجدؔ نے
بھر بھر کے یہاں وحدت کی مے کیا خوب پلائی امجدؔ نے

اس بزم کا ہر ساقی ماہرؔ شاگرد ہے طیبؔ قاسمؔ کا
تاحشر رہے گا یہ قائم یہ فیض ہے عابدؔ سالمؔ کا

ترانہ

جامعہ مدرسہ روضۃ العلوم ضلع نرمل

یہ مرکزِ علمِ قرآں ہے ، یہ مرکزِ علمِ عرفاں ہے
دیکھے تو کوئی آ کر اس جا یہ باغ تو مثل رضواں ہے

تعلیم یہاں پر ہوتی ہے اخلاق سنوارے جاتے ہیں
ہر لمحہ آنے والوں کے کردار نکھارے جاتے ہیں

قرآں کی تلاوت ہوتی ہے یوں خوب عبادت ہوتی ہے
دن رات یہاں سے اسلام وقرآں کی اشاعت ہوتی ہے

انوار کی بارش ہوتی ہے ابرار بنائے جاتے ہیں
اغیار ہیں جو سارے، سارے ولدار بنائے جاتے ہیں

کردار سنوارے جاتے ہیں آداب سکھائے جاتے ہیں
انسان بنائے جاتے ہیں اخلاق سکھائے جاتے ہیں

وہ راز یہاں بتلاتے ہیں اندازِ غزل سکھلاتے ہیں
جو عہد لیا رب نے ہم سے وہ عہدِ ازل دہراتے ہیں

اس بزم کے روشن روشن ہی کردار یہاں پر ملتے ہیں
افراد یہاں کے ایسے ہی بیدار یہاں پر ملتے ہیں

یہ فیض چلا ہے برسوں سے یہ فیض چلے گا برسوں تک
حیرت سے سبھوں نے دیکھا ہے پیغام چلا ہے رندوں تک

اس بزم کا ہر ساقی ماہر ماہر ہی نہیں وہ کامل ہے
ہر حال میں صابر شاکر ہے ہر فرد کچھ ایسا عاقل ہے

OOOOO

ترانہ المعہد العالی الاسلامی حیدرآباد دکن
(بانی ومہتمم فقیہہ العصر مولانا خالد سیف اللہ رحمانی مدظلہ)

یہ معہدِ عالی اسلامی ماحول ہے جس کا نورانی
ہر صبح یہاں کی لاثانی ہر شام یہاں کی روحانی

یہ علم و عمل کا گہوارہ یہ فکر و فن کا مینارہ
تہذیب و ثقافت کا مرکز تعمیرِ وطن کا شہہ پارہ

اسلاف کی فکروں کا گلشن یہ معہدِ عالی اسلامی
ہوتی ہے دور اس مرکز سے جو فکر وعمل کی ہے خامی

قرآن و سنت کا حامل پیغام ہے اس کا اصلاحی
فتنوں کو دبا دیتا ہے یہ کردار ہے ایسا اصلاحی

اسلام کی نشر و اشاعت کا انمول یہ معہد مخزن ہے
اسلام کا یہ اک مرکز ہے ابرار کا یہ اک مسکن ہے

ہر صبح یہاں کی نورانی ہر شام یہاں کی رحمانی
ملت کو ملی ہے تاریکی میں اس سے ہردم تابانی

پرنور فضاؤں میں ہر دن ہر شام یہاں پر ہوتی ہے
قدرت کے نور کی بارش بھی ہرگام یہاں پر ہوتی ہے

ہر شخص یہاں یوں جذبے سے سرشار ہمیشہ رہتا ہے
اسلام جہاں میں پہنچانے تیار ہمیشہ رہتا ہے

جس پر ہے ہمیشہ فخر ہمیں یہ علم کا ایسا گلشن ہے
ماضی بھی سنہرا ہے اس کا اور حال بھی اس کا روشن ہے

تاریخ مرتب معہد بھی کچھ عہد کی اپنے کرتا ہے
ہر طور طریقہ اس کا تو اسلاف سے جا کے ملتا ہے

تحریکِ صفا ملتی ہے یہاں تحریکِ حرا بھی ملتی ہے
انصارِ مدینہ کی ہم کو ہر ایک ادا بھی ملتی ہے

ملت کی الجھتی زلفوں کو ہر بار سنوارا ہے ہم نے
مصروف رہے ہم خدمت میں ملت کو نکھارا ہے ہم نے

واقف ہے زمانہ سارا ہی اس دل کو جلایا ہے ہم نے
ایثار مثالی ہے ایسا فاقے میں کھلایا ہے ہم نے

کچھ فیض عرب پہنچا ہے یہ کچھ اہل عجم کی قسمت ہے
تفسیر و فقہ میں معہد کی کیا خوب مسلم عظمت ہے

بوبکرؓ عمرؓ عثمانؓ حیدرؓ کردار انہیں کے ملتے ہیں
اصحابِ نبی کے گلشن میں اقدار انہیں کے ملتے ہیں

نعمان و یوسف احمد اور شافع کا حسیں یہ گلشن ہے
اس دور میں ایسا یکتا یہ تحقیق جدید کا مسکن ہے

سعدیؔ کی فصاحت ملتی ہے جامی کی بلاغت ملتی ہے
معہد کے سارے طلبہ میں سحباں کی خطابت ملتی ہے

دن رات حدیث و قرآں کی تفسیر یہاں کی جاتی ہے
یوں نورِ خدا کی تقسیمِ تنویر یہاں کی جاتی ہے

افکارِ ولی اللّٰہی کو ہم جامہ عمل پہنائیں گے
پیغام حدیث و قرآں کو ہر گھر تک ہم پہنچائیں گے

یہ فکر دلائی جاتی ہے ہر فرد جہاں میں راعی ہے
الیاسؔ کی فکریں تازہ ہیں ہر فرد یہاں کا داعی ہے

شامیؔ و غزالیؔ عینیؔ کی تحریک چلائی جاتی ہے
ہر روشِ اکابر طالب کو ہر آن بتائی جاتی ہے

آزادؔ محمد جوہرؔ کے اسباق پڑھائے جاتے ہیں
یوسف کے حبیب الرحمٰن کے جذبات بتائے جاتے ہیں

عاجزؔ کا بھی یہ شیدائی ہے شیرازؔو رومیؔ محسنؔ کا
اصغرؔ کا ظفرؔ کا حالیؔ کا اقبالؔ و شبلیؔ مومن کا

افکار ہیں حفص کے سب ان میں قاضی کی نظر در آئی ہے
اس پر وہ توسع پایا ہے کیا خوبی عمر نے پائی ہے

بنیاد میں اس کی ملتے ہیں الماس و زمرد سے جوہر
روداد ہے بہتر سے بہتر ارباب یہاں کے ہیں گوہر

اس بزم کا ہر اک خوشہ چیں ماہرؔ ہی نہیں، ہے طاہرؔ بھی
باطن بھی بہت پاکیزہ ہے اور صاف ہے اس کا ظاہر بھی

پرسوز وہی نغمہ ہر دن اب ساز پہ گایا جاتا ہے
اقرارِ ازل لمحہ لمحہ پھر یاد دلایا جاتا ہے

آواز میں اس کی وہ طاقت ایوان حکومت جھک جائے
باطل کا کوئی طوفاں ہو آ کے یہاں پر رُک جائے

کردار ہے حفظ الرحمٰن کا باقرؔ کی بصیرت بھی ہے یہ
ایثار سعید الرحمٰن کا جوہرؔ کی بصیرت بھی ہے یہ

احمدؔ کی طیبؔ و اسلمؔ کی ، قاسمؔ کی بھی فکریں ملتی ہیں
محمودؔ حسینؔ احمد کی اور سالم کی بھی فکریں ملتی ہیں

اعزاز ادب خالدؔ میں ہے مونگیری کی نظریں پائی ہے
اشرفؔ و مناظر ارشد کی ہر خوبی اس میں آئی ہے

یہ پیاسے لوگ ترستے ہیں یہ پیاسے لوگ تو ترسیں گے
اخلاق کے بادل بن کر ہم اک شان سے پھر سے برسیں گے

اندازِ رابع ہے داخل ، اندازِ علی اس میں کامل
عاقلؔ کی دُعائیں ہیں شامل، قاری کی دُعائیں ہیں شامل

مرغوبؔ ریاستؔ نعمتؔ نے اظہارِ مسرت فرمایا
معہد کو سعیدؔ و برہاںؔ نے مینارِ شریعت بتلایا

تیار یہاں سے اسلامی ہر سال جو عسکر ہوتے ہیں
یہ طالبِ دیں آگے چل کر ملت کے رہبر ہوتے ہیں

زندوں میں بھی یہ پہنچا ہے رندوں میں بھی آ پہنچا ہے
محدود نہیں اس کا فیضاں یہ دور تلک جا پہنچا ہے

یہ شمع فروزاں خالدؔ نے برسوں سے جلائی "منصف" میں
پروانے گرے ہیں آ کر وہ تحریک چلائی "منصف" میں

قدرت کی نوازش پائی ہے ابرار کا اُن پر سایا ہے
یہ فضلِ خدا ہے خالد پر معہد جو حسیں بنوایا ہے

اس دینِ متین کی وادی سے معمارِ وطن تیار ہوئے
پرسوز صداؤں سے اس کی افراد کئی بیدار ہوئے

احقاقِ حقائق میں سلماں عباس تقی بھی ہے رضواں
باطل کا تعاقب کیسے ہو ہر فرد کو اس کا ہے عرفاں

پیمانے حبیب الرحماں کے لبریز ہیں رحمت کی مئے سے
میخانے عزیز الرحمٰن کے آباد ہیں برکت کی مئے سے

خدمات سے اپنی معہد نے گرویدہ بنایا ملت کو
بکھراؤ سے رکھ کر دوراس نے سنجیدہ بنایا ملت کو

آباد رہے گا یہ گلشن مشہور اداروں میں ہوگا
مقبول اداروں میں ہوگا منصور اداروں میں ہوگا

ماہؔر کی ہمیشہ ہی قائم فریاد رہے یہ صدیوں تک
یہ دُور رہے ہراک شر سے آباد رہے یہ صدیوں تک

اس گلشن علمی کا طائر ہر ایک یہاں پر شاد رہے
تاریخ کو تاریخ معہد دنیا میں ہمیشہ یاد رہے

محفوظ رہے یہ گلشن بھی شاداب رہے اور شاد رہے
ماہؔر کی دُعا ہے اے مولیٰ ہر دور میں یہ آباد ہے

OOOOO

ماہرؔ زرملی کے فکروفن سے متعلق مشاہیر کی آراء

باذوق انسان کا لطیف احساس اگر موزوں الفاظ کا لباس پہن لے تو اس کو شعر کہتے ہیں اور حمد ونعت اس کی سب سے پاکیزہ قسم ہے۔ جناب ماہرؔ زرملی نے اپنے ذوقِ شعری کو حمد و نعت کے لئے استعمال کر کے جو سعادت حاصل کی ہے وہ قابلِ مبارکباد ہے۔

ریاست علی ظفرؔ بجنوری

خادم تدریس دارالعلوم دیوبند۔ یوپی

OOOOO

مافی الضمیر کو ادا کرنے کی دو قسمیں ہیں ایک نثر اور دوسری نظم۔ جب آدمی اپنے کلام کو بہتر الفاظ کے انتخاب سے مربوط کرتا ہے۔ یہ کلام پھر نظم بن جاتا ہے جس کو عرف میں شعری کلام کہتے ہیں۔ اگر یہ کلام کی صنف بغیر کسی تکلف کے اور دینی خدمت کے جذبہ سے ہو تو پھر نور علی نور ہوتی ہے۔

جو نعتوں کا مجموعہ آپ کے ہاتھوں میں ہے یہ مولانا امتیاز احمد خان مفتاحیؔ حفظہ اللہ کا ہے۔ یہ عاجز ان کے لئے دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے قلم اور قدم دونوں کو دینی خدمات کے لئے قبول فرمائے۔ آمین یارب العالمین۔

حضرت مولانا صلاح الدین سیفیؔ صاحب

(خلیفہ حضرت پیر ذوالفقار احمد نقشبندی مدظلہٗ)

OOOOO

افسوس کہ اُردو شاعری میں زیادہ تر شعراء اشعار کا استعمال مادی خواہشات کے اظہار اور محبوب مجازی کی توصیف کے لئے کرتے رہے ہیں لیکن ایک عالم کی شان یہ ہے کہ وہ اپنی اس صلاحیت کو بھی دینی جذبات کے اظہار اور خدا اور اس کے رسول ﷺ کی حمد وستائش کے لئے کام میں لائے چنانچہ اکابر علماء اس مقصد کے لئے شعر وسخن کو ذریعہ بناتے رہے ہیں ماضی قریب کے علماء میں حضرت مولانا اسعد اللہ رامپوری، علامہ شبلی نعمانی اور علامہ سید سلیمان ندوی کے نام خاص طور پر لئے جاسکتے ہیں۔

اللہ جزائے خیر عطا فرمائے محب عزیز اور نوجوان فاضل مولانا امتیاز احمد مفتاحی ماہر ؔزرلی (بارک اللہ فی علومہ واعمالہ) گو کہ انہوں نے اس میں طبع آزمائی کی اور حمد ونعت کے اشعار کہے ہیں جس کا مجموعہ اس وقت طبع ہونے جارہا ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کاوش کو قبول فرمائے اور ان کی علمی وادبی کوششوں میں مزید برکت عطا فرمائے، واللہ المستعان۔

خالد سیف اللہ رحمانی

(ناظم المعہد العالی الاسلامی، حیدرآباد)

OOOOO

زیر نظر کتاب مولانا امتیاز احمد خان مفتاحی نقشبندی ماہر ؔزرلی کا حمدیہ ونعتیہ شعری مجموعہ ہے۔ ان کے کلام کا بھی وہی حال ہے جو ہمارے مشہور نعتیہ شعراء کا ہے۔ وہ ان کا اپنا البیلا واچھوتا طرز ہے ان کے کلام میں نغمگی ہے۔ سلاست وروانی ہے۔ فن عروض پر دسترس کا اظہار ہے نعت رسول لکھنے لئے عشق کی حرارت درکار ہے حقیقی عشق ومحبت اس مادی دنیا کی سب سے قیمتی متاع ہے۔ شاعر نے اکابر واسلاف کی مشہور ومعروف نعتوں کے طرز پر ان ہی قوافی وبحور کو استعمال کرتے ہوئے اپنے قلبی احساسات وادراکات کو منظوم کیا ہے۔ یہ کام کچھ اس ڈھنگ سے کیا ہے کہ اگر اساتذہ کے کلام میں ان کے کلام کو داخل کردیں تو امتیاز مشکل ہوجاتا ہے۔

پروفیسر محسن عثمانی ندوی

OOOOO

جناب مولانا امتیاز احمد خان مفتاحی ماؔہر نرملی نے اکابرِ دین کے نعتیہ وحمدیہ کلاموں کو سامنے رکھ کر انہی کے قوافی وبحور کو استعمال کرتے ہوئے اپنے قلبی جذبات واحساسات کو منظوم کیا ہے۔ دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان کے اس کلام میں برکت عطا فرمائے اور اس کلام کو مردہ دلوں کی مسیحائی کا سامان بنادے۔ آمین۔

مولانا محمد عبد القوی صاحب حسامی

(خلیفہ حضرت مولانا مفتی سعید احمد صاحب پرنا مبٹی مدظلہ)

OOOOO

مفتاحی صاحب نے دنیائے شاعری میں اپنے سفر کا آغاز ''انجمن پاسبانِ اُردو'' کے طرحی مشاعروں سے کیا جن کو مشاعرہ کم ادبی وشعری نشست کہنا زیادہ مناسب ہے۔ ظاہر ہے طرحی مصرعہ میں ایک ہی مضمون پر طبع آزمائی کرنے کی پابندی نہیں ہوتی۔ خیالات جو بھی ہوں، قافیہ وردیف اور الفاظ کی بندش اس مصرعہ کے مطابق ہو یہی کافی سمجھا جاتا ہے۔ مفتاحی صاحب دیئے گئے مصرعہ کے مطابق اپنے مختلف خیالات وجذبات کو نظم کے قالب میں ڈھالتے رہے۔ احقر نے کئی مرتبہ اس شعری کوہ پیمائی سے باز رہنے کے لئے کہا کیوں کہ یہ سفر جتنا مشکل ہے اتنا ہی دلچسپ بھی اور جس کو ایک مرتبہ اس کا مزہ لگ جاتا ہے وہ اسی کا ہوکر رہ جاتا ہے لیکن مفتاحی صاحب نے اساتذہ سخن کی رہنمائی میں کامیابی کے ساتھ اپنا سفر جاری رکھا پھر دیکھتے دیکھتے مفتاحی صاحب کی مہارت اتنی بڑھی کہ ماؔہر کا تخلص آپ کی شعری شخصیت پر بہت موزوں اور مناسب معلوم ہونے لگا۔ طرحی نشستوں میں کامیابی کے جھنڈے گاڑتے ہوئے ماؔہر صاحب نے اپنے فکر وخیالات کا موضوع ذاتِ باری تعالیٰ اور حضورِ سرورِ کونین کو بنایا اور بہت ہی کم مدت میں یہ عقیدت ومحبت کا مجموعہ آپ کے سامنے پیش کردیا۔ ماؔہر صاحب کے اس مجموعۂ کلام میں ایک خاص بات یہ ہے کہ آپ نے اہل دل

علمائے کرام کے کلام کی زمین میں لکھنے کی کامیابی کوشش کی ہے اکثر جگہ پر دونوں کلاموں میں کوئی فرق محسوس نہیں ہوتا اس سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ ماؔہر صاحب نے شعر گوئی میں کتنی مہارت حاصل کرلی ہے اور یہ مجموعۂ کلام کتنا قیمتی ہے اللہ اس مجموعہ کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے اور لکھنے والے کی مغفرت کا ذریعہ بنائے۔ آمین

مولانا عبدالعلیم قاسمی

(امام وخطیب مسجد سلیم واستاذِ عربی مدرسہ روضۃ العلوم، نرمل)

00000

مولانا امتیاز خان ماؔہر نرملی نے حمد، نعت اور مناجات کے علاوہ بزرگوں کے کلام سے بھی استفادہ کرتے ہوئے اُن کی زمین میں بھی شعر کہے ہیں۔ جس سے ان کی شعری استعداد کا بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ کسی مضمون یا شعر کو اپنے طور پر پیش کرنا اتنا مشکل نہیں ہے جتنا کہ اکابرین کی فکرِ رسا کے حوالے سے قارئین کو متاثر کرنا ہے۔ یہ بات اُسی وقت ممکن ہے جب شاعر یا ادیب میں اکتسابی صلاحیت بدرجۂ اتم موجود ہو۔

ماؔہر نرملی نے ایک ایسے ہی شہر سے اپنے ادبی سفر کا آغاز کیا جہاں انہیں وہ بھرپور ادبی ماحول میسر نہیں ہے جو انہیں جلد ادب کی بلندیوں پر لے جاسکے۔ لیکن جس عرق ریزی کے ساتھ وہ ادب کے میدان میں آگے بڑھ رہے ہیں اُسے دیکھتے ہوئے کہا جاسکتا ہے کہ وہ دن دور نہیں جب پیاسے خود کنویں کے پاس آئیں گے، کنویں کو پیاسے کے پاس جانے کی ضرورت نہیں ہوگی۔ اللہ کرے زورِ قلم اور زیادہ۔

خیر اندیش

ڈاکٹر سید اسلام الدین مجاہد

اسوسی ایٹ پروفیسر سیاسیات، اُردو آرٹس ایوننگ کالج، حمایت نگر، حیدرآباد

00000

مولانا حافظ امتیاز احمد خان مفتاحی ایک باصلاحیت عالم، قدیم ادارہ کے کامیاب معلم، شہر نرمل جہاں کے خوش بیاں واعظ، مسجد تاج کے امام وخطیب ہیں وہیں آپ ایک نعت گوشاعر بھی ہیں۔ان کے کلام میں ایک خاص قسم کا درد واثر، سوز وساز اور والہانہ پن ہے جوان کو دوسروں سے ممتاز کرتا ہے۔وہ شاعری میں اپنا تخلص ماؔہر رکھتے ہیں۔یوں تو ماؔہر نرملی کو ہر صنف سخن پر قدرت حاصل ہے مگران کی شاعری کا بڑا حصہ حمد اور نعت ہے۔

خاکسار کو امید ہے کہ ماؔہر نرملی کی یہ کتاب مقبول ہوگی اور قارئین سے داد وتحسین حاصل کرے گی۔انشاءاللہ العزیز

حضرت مولانا مفتی کلیم الرحمٰن مظاہری

(امام وخطیب مسجد گلزار، استاذ عربی مدرسہ روضۃ العلوم، نرمل)

OOOOO

ماؔہر نرملی کے کلام میں روانی، سلاست، نغمگی، شیفتگی وشگفتگی موجود ہے۔اکابرین دیوبند سے انہوں نے کافی استفادہ کیا ہے۔وہ اب غزل گوشاعر کی حیثیت سے نہیں نعت گو شاعر کی حیثیت سے پہچانے جائیں گے، یہ نعت لکھتے رہیں اور تعب وتھکن سے ان کا قلم ناآشنا رہے اور یہ سفر دراز ہوتا رہے۔فقط

زاہد علی خان

(ایڈیٹر روزنامہ سیاست، حیدرآباد۔دکن)

OOOOO

نعتیہ شاعری بڑا نازک کام ہے۔ع

باخدا دیوانہ باش و بامحمد ہوشیار

بہت پھونک کر اور سنبھل کر اس مقدس وادی میں قدم رکھنا پڑتا ہے۔خدا کا شکر ہے کہ وہ اس میں کامیاب ثابت ہوئے۔مجھے جستہ جستہ ان کا کلام دیکھنے کا موقع ملا، جی خوش

ہوا۔اللہ پاک آپ کے قلم میں مزید پختگی عطا فرمائے اور اس سعی کو قبول فرمائے۔

حضرت مولانا احسان الدین صاحب
(ناظم دار العلوم، ضلع نلگنڈہ)

OOOOO

نعت، شاعری کی افضل ترین صنف ہے۔شہر نرمل کے ایک ہونہار باوقار شاعر، حرکیاتی عالم دین مولانا امتیاز احمد خان صاحب مفتاحی ماؔہر نرملی نے عشق ومحبت میں ڈوب کر دلکش ودل آفرین نعتیں لکھ کر شعری ادب میں قابلِ قدر اضافہ کیا ہے۔خوش آئند بات یہ ہے کہ آپ نے اکابرین ملت اسلامیہ کے کلام سے اچھا استفادہ کیا ہے۔

مجھے ان کے کلام کو جستہ جستہ دیکھنے کا موقع ملا، ان کے لئے میری دعائیں ہیں اور مزید ترقی کے درجات طئے کریں۔آپ نعتیں لکھتے رہیں۔آپ کی فکر اور آپ کے قلب میں مدحت ومحبت کے پھول کھلتے رہیں اور ان پھولوں سے اپنے گلشن کو سجاتے رہیں۔ آمین۔

حضرت مولانا محمد حسام الدین ثانی جعفر پاشا
(جانشین حضرت مولانا عاقل رحمۃ اللہ علیہ سابق امیر ملت اسلامیہ تلنگانہ وآندھرا)

OOOOO

اصناف سخن میں نعت سب سے نازک صنف ہے جن لوگوں کو اللہ نے فکر وعقیدے کی سلامتی سے نوازا ہے وہ اس مشکل مرحلہ سے بھی آسانی اور خوبی کے ساتھ گزر جاتے ہیں مقام رسول کو سمجھنے والے ان حدود کو پار نہیں کرتے جن کا تعلق رسول اللہ ﷺ کے بعد رب العالمین کی ذات سے ہوتا ہے۔مولانا امتیاز ماؔہر نقشبندی نرملی کو شعر وفکر کی جو دولت ملی ہے وہ قابل رشک ہے انہوں نے حمد اور سلام کے ساتھ نعتیں بھی کہی ہیں اور خوب کہی ہیں۔میں مولانا کی اس کامیاب کاوش پر دلی مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ وہ اس نازک مرحلہ سے آسانی

کے ساتھ گزرے اور متاثر کر گئے۔

نسیم اختر شاہ قیصر

(استاذ دارالعلوم وقف دیوبند)

OOOOO

یوں تو ماہر زملی صاحب تمام اصناف سخن پر دسترس رکھتے ہیں مگر ان کا مخصوص میدان نعت گوئی ہے جو اسلامیات سے وابستگی کی بنا پر ان کے لئے نہایت موزوں ترین مشغلہ ہے اور یہ شعر گوئی کا سفر جناب واحد نظام آبادی کی رہبری و رہنمائی کے نتیجہ میں کافی تیزی سے طئے ہو رہا ہے اور ان کا فن دو آتشہ کا لطف اختیار کرتا جا رہا ہے۔ میری دلی دعا ہے کہ ماہر زملی کے لئے نعت گوئی کا یہ شغل سعادت ابدی واخروی کا ضامن ثابت ہو۔

مولانا سید احمد ومیض ندوی مدظلہ العالی

استاذ حدیث وتفسیر جامعہ اسلامیہ دارالعلوم حیدر آباد

OOOOO

بے حد خوش نصیب ہیں جناب مولانا ماہر زملی صاحب کہ اللہ پاک نے ان کے دل کو رسول اللہ ﷺ کے عشق کا جذبہ مرحمت فرمایا ہے۔ ماہر زملی صاحب نے اپنے خیالات کو بڑی خوبصورتی اور خوش اسلوبی کے ساتھ اپنے فن سے ہمکنار کرتے ہوئے عشق نبی کا بہت ہی مؤثر اور دلکش اظہار کیا ہے۔

خاکسار

عبدالرحمٰن سیف دیوبند

OOOOO

ادبی شجرہ
شاہ مبارک آبرو
شاہ حاتم
حضرت سودا
شاہ نصیر
ذوق دہلوی
جہاں استاد...داغ...دہلوی
مولانا احسن مارہروی
سحابِ سخن علامہ ابر احسنی
پروفیسر عنوان چشتی
پروفیسر تنویر چشتی
واحد نظام آبادی
ماہر نرملی

• • •

شاعر کا مختصر تعارف

نام : امتیاز احمد خان

قلمی نام : ماہرؔ نرملی

تاریخ پیدائش : 1-1-1982

والد کا نام : محترم رضا صاحب مرحوم

مستقل سکونت : مکان نمبر 275-12-5، محلّہ گاجل پیٹ، ضلع نرمل

تکمیلِ حفظِ قرآن: مدرسہ روضۃ العلوم نرمل 1992ء

تکمیلِ عالمیت : مدرسہ مفتاح العلوم جلال آباد (یوپی) 2002ء

اکتسابِ عروض وفن: جناب واحدؔ نظام آبادی

اساتذۂ سخن : محترم عسکر نرملی صاحب، محترم یوسف نرملی صاحب
جناب واحدؔ نظام آبادی

کتابیں : (1) سوئے حرم و فضائے مدینہ (نعتیہ مجموعہ شائع شدہ 2015ء)

(2) صہبائے مدینہ (نعتیہ مجموعہ) 2016ء

(3) کہسار (غزلوں کا مجموعہ) زیرِ ترتیب

(4) خاکے (طنز و مزاح پر مشتمل شخصی خاکے) زیرِ ترتیب

فون نمبر برائے رابطہ : 9912788473

●OO●